

شبید امیر تیمور صاحبقران



### امیر تیمور صاحبقران

ولادت با سعادت اعلیٰ ۴۷۰ - ماہ شعبان ۸۰۰ھ ہجری کو شہر سمرقند میں ہوئے۔

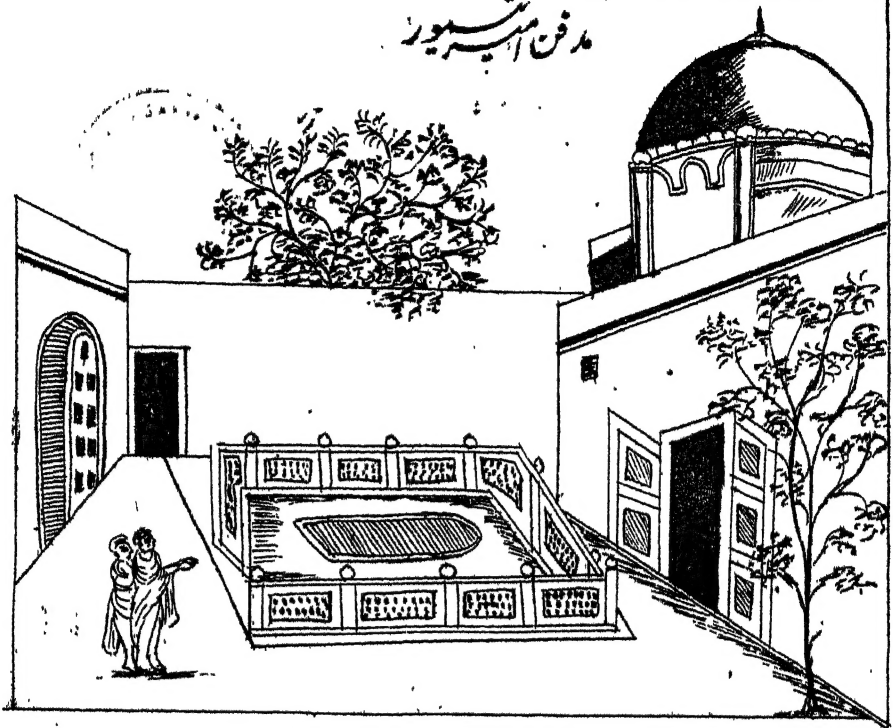
۱۲ - رمضان المبارک ۸۰۰ھ ہجری کو خطبہ پنجین جلوس فرمایا۔ ۳۵ برس

۱۱ - چینیہ ۵ یوم حکمرانی فرما کر ۴۴ - رمضان المبارک ۸۰۰ھ ہجری کے

مقام سمرقند رگہ رگہ ای عالم بقا ہوئے۔ ۵۱ - برس

۱۱ - چینیہ ۲ روز کے تھے۔

مدفن امیر خسرو



تاریخ وفات

سلطان محمود گورکنش او شاه نبود  
در مقصد وی و شش در آمد بود  
در مقصد و نهاد وی کرد و چو کس  
در مقصد و نهاد وی کرد و عالم بود

شبه هجری

شہید جلال الدین میران شاہ  
بن امیر تیمور صاحبقران



## جلال الدین میران شاہ بن امیر تیمور صاحبقران

یہ بادشاہ ۸۴۱ھ ربيع الثانی سنہ ہجری کو شہر ہرقندین پیدا ہوا۔ ۱۷۰۰ھ شہنشاہ اعظم  
مصافات ایران میں تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوئے تاریخ جلوس تاریخ  
میران شہ قتل است بشمار ۴۲ برس چار مہینی و ۲۰ روز حکمرانی فرما کر ۸۴۲ھ ذیقعد سنہ  
رہسنہ ملک عالم کا سر کیا۔ عمر انکی ۴۰ برس ۷ مہینی و ۲۰ روز کے تھیں۔

مدفن میران شاه



تاریخ وفات

سید شاه زمانه میران شاه  
پیرانش زنج عسلم پیر  
شاه



شبہ سلطان محمد میرزا



سلطان محمد میرزا بن جلال الدین میران شاہ

انکی تاریخ ولادت نظر سے نہیں گذری۔ بہ مذ ذلقد سنہ ہجریہ کو

خطہ سمرقند میں بجای والد بزرگوار اپنے کے تخت پر بیٹھے۔ تاریخ جلوس

سلطان محمد میرزا بزرگوار بخش و ہر گیر + از لفظ خبر آورین سال جلوسش بر سر پر + ۲۵ برس انتظام <sup>سلطنت</sup>

کر کی ۵۵ ہجری میں بمقام تبریز جان بحق تسلیم ہوئی۔ عمر انکی ۵۵ برس کی تھی

مدفن



تاریخ وفات

سال هجری شمسی حیات ازین یافت  
حاکم بابت تسلط مجیر

۵۵۰ هجری



## سلطان ابوسعید مرزا بن سلطان مرزا

ولادت انکی ماہ ذی الحجہ ۸۵۷ ہجری میں بمقام سمرقند اور بقولے شہر بخارا میں ہوئے

۸۵۷ ہجری میں بمقام غزنین تخت نشین ہوئے تاریخ جلوس ابوسعید آن

نور ظل الہی + شاہ عالم پرورش سال شہی + ۱۸ - برس حکمرانی فرما کر ۲۲ -

جیل الحجب ۸۵۷ ہجری کو سمرقند میں وفات پائی - سن شریف ۳۰۴ برس کا تھا -

# شہید سلطان عمر شیخ میرزا



## سلطان عمر شیخ میرزا

پچھلے شیخ کی خطہ عمر قندھار میں پیدا ہوئی۔ اور ۳۳۰ ہجری میں سر قندھار میں سندھ حکومت

پیشہ۔ تا سبچ جلوس سال جلوس شاہ عمر شیخ کامران + زینبہ سریشہی

نکتہ دان + ۲۶ برس حکمرانی و فاکر ۴۴ رمضان المبارک ۸۹۹ ہجری روز و شنبہ

جان بحق تسلیم ہوئی۔ عمر انکے ۳۹ برس کی تھیں۔



تا پنج وفات

نمرک شیخ عمر که چو تاک جابه است  
کز قند سلک مجتبان سال فوت آن هاست

شماره جبری

بابر شاہ بادشاہ



فردوس مکانی ظہیر الدین بابر بادشاہ بن سلطان عمر شیخ میرزا

۱۰۰۰ محمد ششہ ہجری کو خطہ فرغانہ میں ولادت ہوئی۔ ۵ رمضان المبارک ۹۹۹ھ ہجری نورستہ

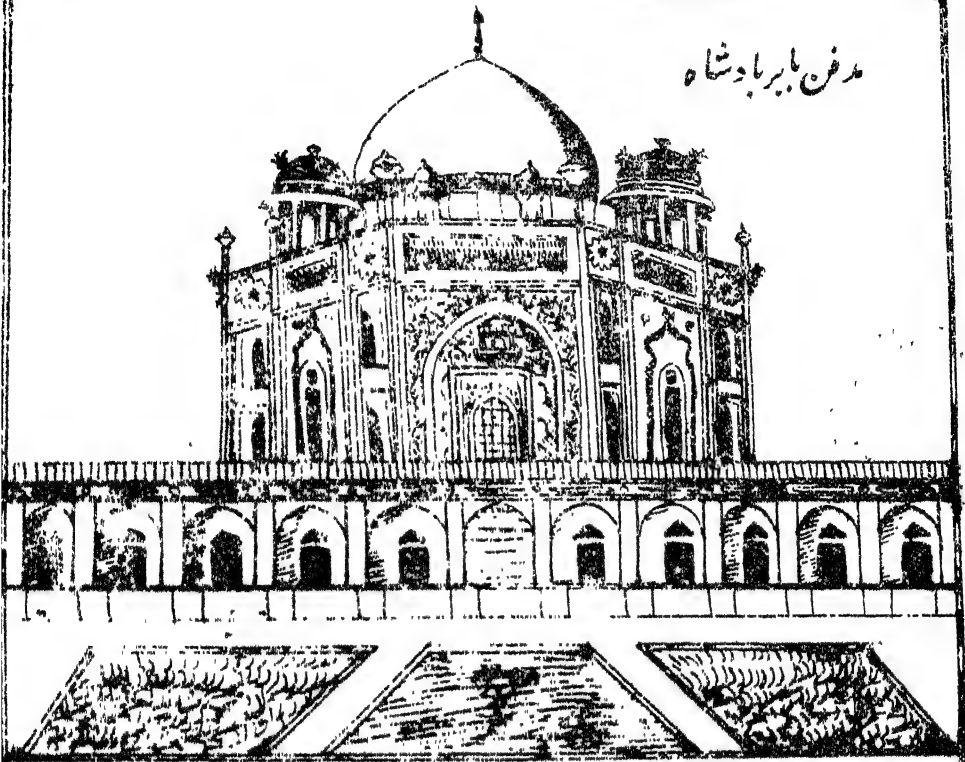
بقام اندجان تخت سلطنت پر جلوہ آراہوئی تاریخ جلوس گشت درپانی پت ابراہیم راہ شاہ عادل

بابر عالی نسب روز ماہ سال وقت آن ظفر صبح بود و جمعہ نہفت رجب۔ ۳۷ برس آہہ ہینی اکبر و

بادشاہت کرکی ۶ جمادی الاول ۹۳۰ھ ہجری کو چار باغ اکبر آباد میں رحلت فرمائی اور

نفس خطہ کابل میں دفن ہوئی عمر انکی ۴۹ برس چار مہینے کے تھے۔

مدفن بابر بادشاہ



## تاریخ وفات

بادشاہ دہر بابر بالکمال مدد داد + واقعت اسرار عالم معتمد راضعت آگہ + سال جلال او  
 گزیدن جای فرد پیش نگر + جای فروس ابد بگزیدہ بابر بادشاہ + بارہ برس کی عمر میں  
 ناظم ہوی بعد وفات اپنی باپ کی تخت نشین ہوی تین مرتبہ اپنی چچا احمد مرزا پر کہ سر قند کا  
 حاکم تھا غالب کہ سر قند پر قبضہ کیا بعدہ قند ار اور کابل فتح کر دہلی میں تخت نشین ہوئے  
 اور اگرہ اپنا دار سلطنت قرار دیا۔ ان کا سلسلہ مان کیطرت سی چنگیز خان تک اور  
 باپ کیطرت سی تیمور تک پہنچتا ہے۔ نقطہ۔



شہید ہمایون بادشاہ



حسنت ایشانی نصیر الدین ہمایون بادشاہ بن فردوس مکانی ظہیر الدین بابر بادشاہ

ولادت باسعادت انکی ۲۴ ذیقعد ۹۳۷ ہجری کو کابل میں ہوئی - ۱۴ جمادی الاول

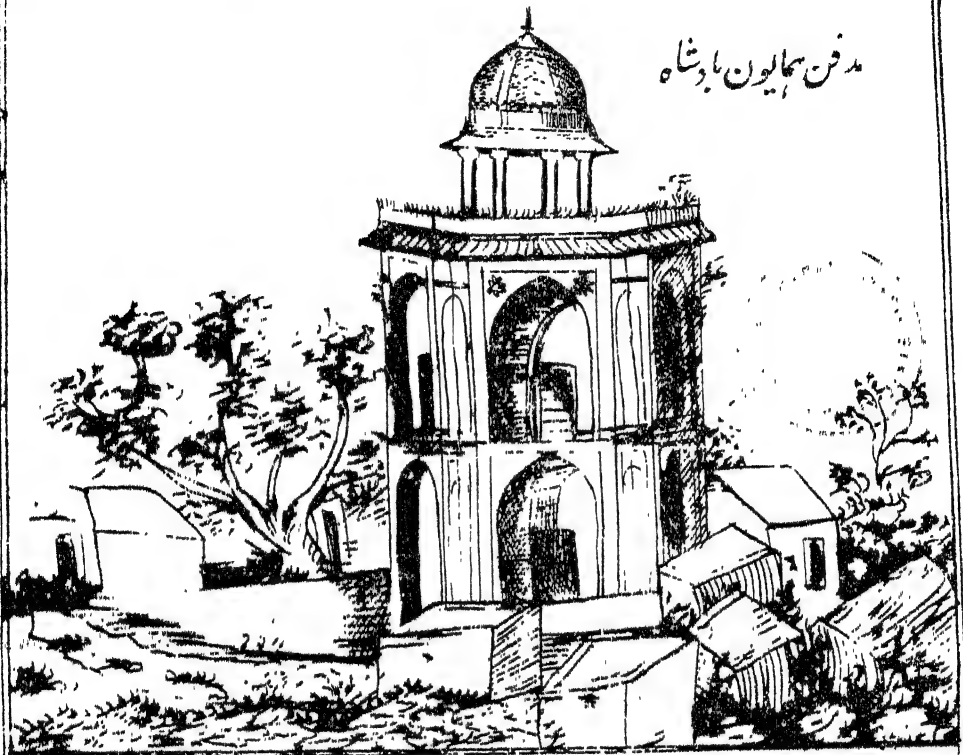
۹۳۷ ہجری کو اکبر آباد میں تخت حکومت پر جلوس فرمایا تاریخ جلوس محمد ہمایون

نیکوخت ۴۰ خیر الملوک ۳۰ اندر سلوک ۴ چو برسد بادشاہی نشست ۴ شد ۳۱ سال تاریخ

خیر الملوک ۲۵ برس ۲ مہینی ۵ یوم حکمرانی فرما کر ۱۱ ربیع الاولیٰ ۹۶۱ ہجری کو دہلی میں

کتب خانہ کی جہت پرسی کر کر گہرا ہی عالم بقا ہوئے

مدفن ہمالیون بادشاہ



## تاریخ و وفات

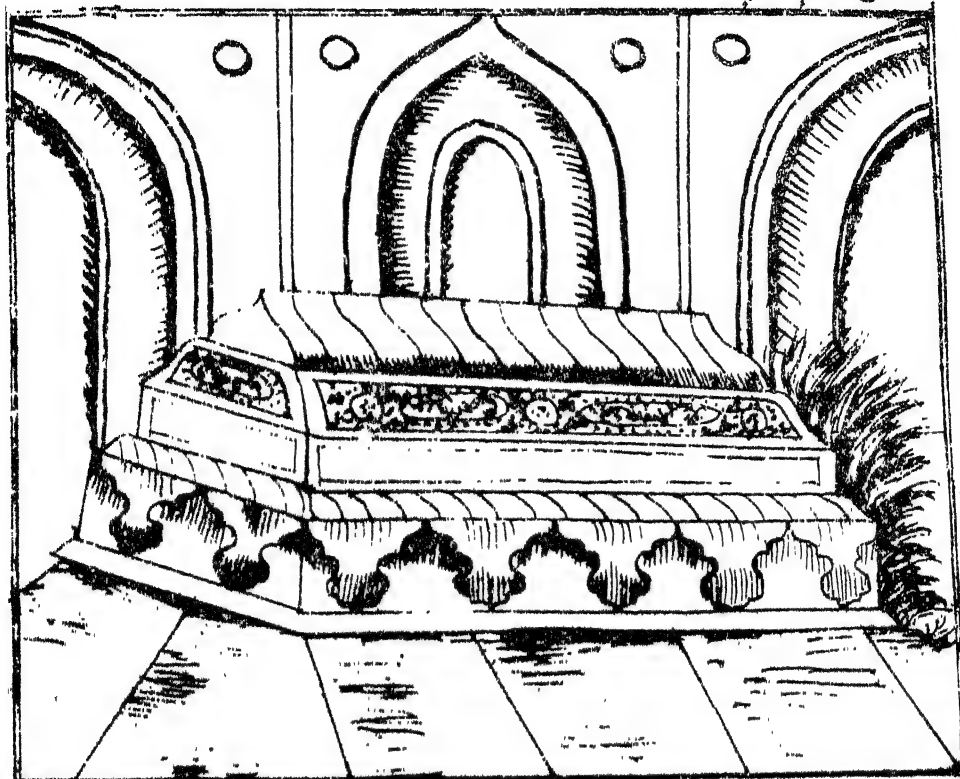
ہمالیون بادشاہ آن شاہ عادل + کہ فیض خاص اور عام افتاد + قضا از بہر تارخش رقم زد + ہمالیون بادشاہ از بام افتاد + ۴۹ برس ۳ مہینی ۲۶ دن کی عمر تھی - ۲۴ برس کی سن میں تخت پر بیٹھ کر ہوی بڑی بڑی صدمہ اوٹھائی ملک گیری میں اوقات صرف کی - گجرات فتح کر کے اپنے بھائی عسکری کو دہان کا حاکم مقرر کیا پر قلعہ رہتاس و چنار و بہار پر شیر شاہی لڑ کر قابض و متصرف ہوی پر شیر خان سی کی مرتبہ جنگ عظیم ہوی آخر کار شکست کھا کر بیجان واحد خراسان ہو کر ایران میں بادشاہ ملہاسپ صفوی کی پس بطبداد پہنچے ملہاسپ صفوی نے نہایت خاطر داری و دلداری کی ایک سال تک اپنی پس بہت اغوا کر رکھ کر دس ہزار فوج مستعد کر دیکر رخصت کیا اسی فوج جراسی کا بل و قذارفح کر کے دہلی میں داخل ہوئی - مقبرہ انکا دہلی و دہان کی کوس کی فاصلہ پر جانب جنوب واقع ہے -

شاہ طہماسپ



شاہ طہماسپ بن شاہ اسماعیل صفوی

۹۴۱ھ ہجری میں ولادت ہوئی مگر محل ولادت کسی تواریخ میں نظر سے نہیں گذرا ۹۳۱ھ  
ہجری میں بمقام خراسان جلوس فرمایا۔ ۵۳ برس حکمرانی فرما کر ۹۴۴ھ ہجری میں  
وفات پائی مگر یہ معلوم نہیں ہوا کہ کس جگہ اور کس عرصہ میں رحلت کی عمر انکی ۸۰ سالگی



## تاریخ وفات

شکر عمرته عادل و باذل طهاسپ + زین جهان گذران آه چو فرمود گذر +  
دل من سوخت ازین عادت جسم تاریخ + با نغم گفت بگو پا نزد هم شهر معفر +

سنة ۹۹۲ هجری

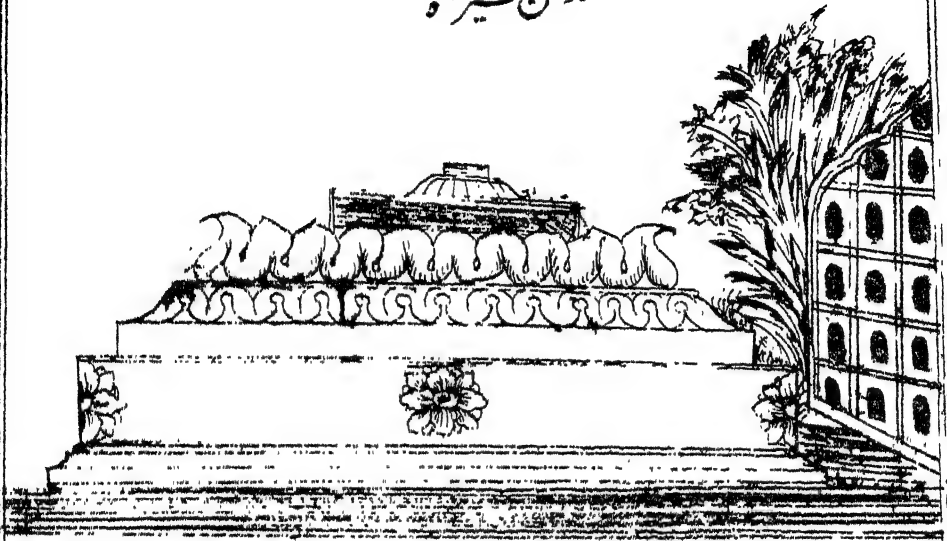
شیر شاہ



محمد فرید الدین شیر شاہ بادشاہ بن سن

انکا مفصل حال و لاوت کسی تاریخ میں نہیں دیکھا مگر چونکہ والد بزرگوار انکی بعد سلطان  
 بہلول لودی بہرام میں تہی شاید اوی سر زمین میں پیدا ہوی ہوں <sup>مین</sup> ۹۵۱ ہجری  
 بمقام حدود جو سیاحت نشین ہوی تانچ جلوس شیر شاہ سورج پخت نشست + شیر بزرگ <sup>ل</sup>  
 مانوس + بادل شاہ گفت ہا تف غیب خسرو دین و داد سال جلوس + چار برس چند ماہ حکومت کرکے  
 ۹۵۲ ہجری میں بمقام بہرام جان جن تسلیم ہوئے۔

## مدفن شیرشاہ



## تاریخ وفات

چو شیرشاہ بحکم خدای عزوجل + بسوخت ز آتش باروت و جان بحق سپرد + بخواست

فرحت تاریخ او ز چرخسیر و + بگفت ثلث سال و فات ز آتش مرد +

۹۵۲ هجری

یہ بادشاہ بہت علیم طبع ہی عدل و انصاف مین نو شیروان پر فوق بیگی تھے

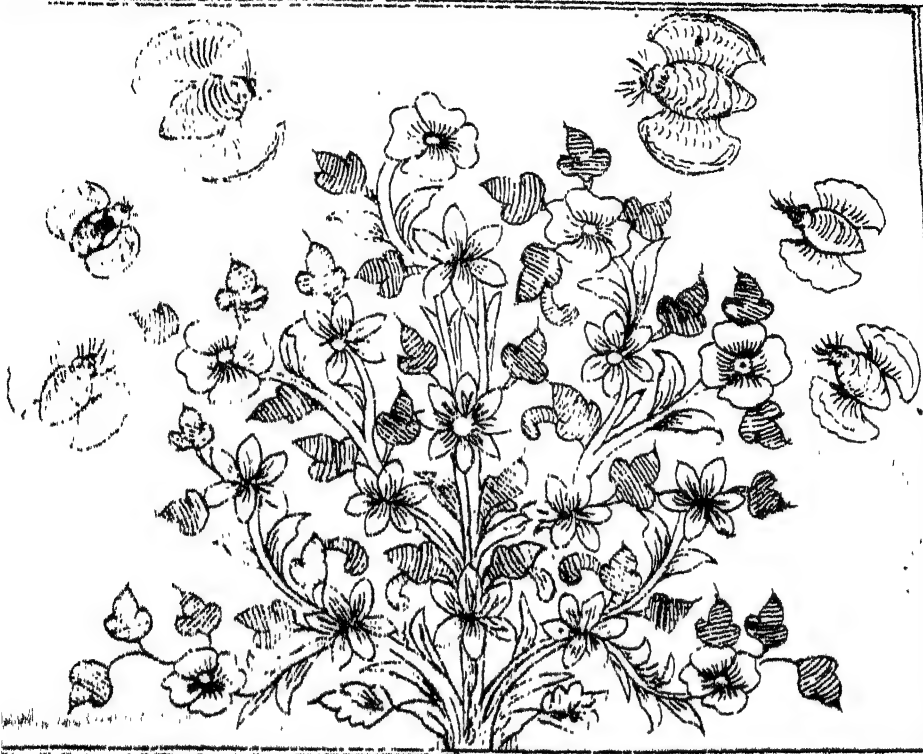
شهبه سلیم شاه



محمد سلیم شاه بادشاه  
بن شیر شاه بادشاه

سال ولادت او محل ولادت کا حال کسی تاریخ میں نظر سے نہیں گذرا ۹۵۲ ہجری میں بمقام  
کالنجر جلوس فرمایا ۱۰ برس چند ماہ بادشاہت کر کے رگڑی عالم بقاء ہوئی مدفن ان کا معلوم نہیں مگر چونکہ  
دہلی میں انہوں نے وفات پائی شاید اسی سرزمین میں مدفن بھی ہو فقط —





## تاریخ وفات

شاهی که بفرط حشمت و خیل و خدم + میزد ز غرور بر سر عرش قدم + ناگاه برآمدش  
 بمقعد نبل + از صدمه او گذاشت دنیا در دم + فرخت چو زمانه شد بجاش  
 گریان + از سال وفات او تحسین کردم + مالقت ز سر کاهش دل ناله بزد +  
 شد شاه سلیم حاکم پیمای عدم + انکار نام در اصل جلال خان بهاس بعد  
 تحت نشینی کی اپنا نام سلیم شاه رکها مزاج بهت اچا بهاس فقط —

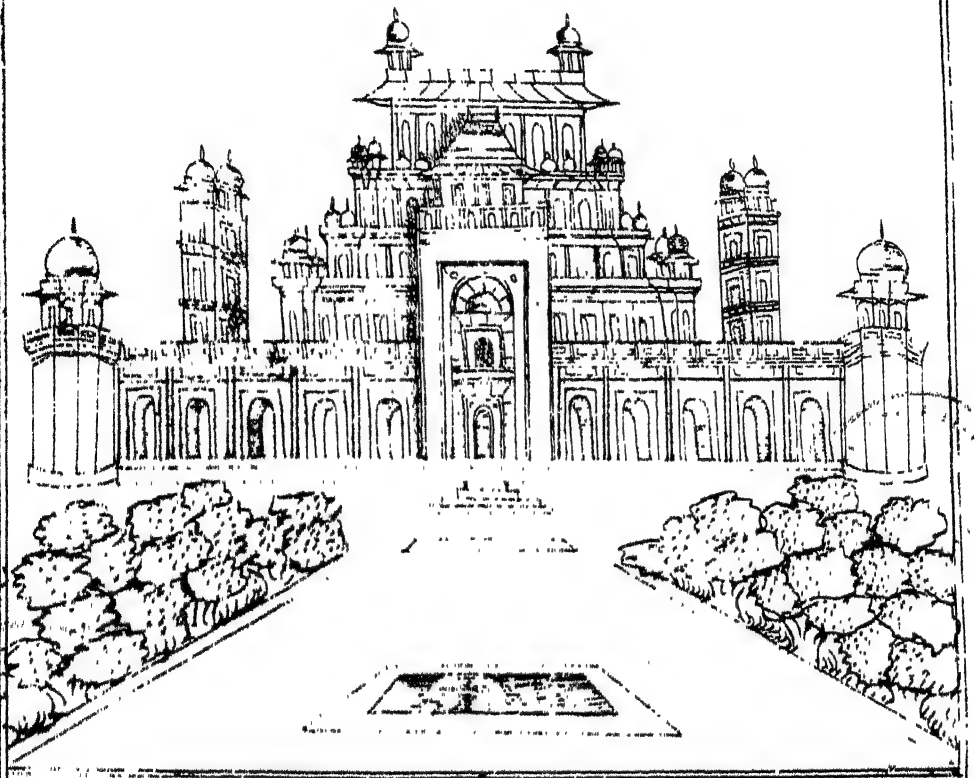
شبیه جلال الدین اکبر بادشاہ



عروش آشیانی ابو القاسم جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن جغتو آشیانی نصیر الدین ہمایون بادشاہ

سال ۹۴۹ ہجری میں نجم و جبار الحرب شبہ کو مقام امر کوٹ مضافات لاہور میں پیدا ہوئی۔ ۲۴  
 بیسٹھانی اور بقول ۳۰ بیسٹھانی ۹۶۳ ہجری کو عید گاہ کلا نور صوبہ لاہور میں جلوس منبر یا  
 تاریخ جلوس از خطبہ شاہ رفعت منبر شد و ز سکۂ حال کار ہمایون زر شد و پشت تخت سلطنت  
 تاریخ جلوس نصرت اکبر شد و ۵۱ برس ۲ مہینی ۱۱ دن حکمرانی فرما کر ۱۳۰ ہجری ۱۵۱۷ء میں  
 ۱۴ سالہ میں مقام سکندرہ اور بقول اکبر آباد وفات پائے۔

مدفن جلال الدین اکبر بادشاہ



## تاریخ وفات

فوت اکبر شاہ از قضای آلہ + گشت تاریخ فوت اکبر شاہ + یہ بادشاہ نہایت اولوالعزم  
اور ولیر اور عادل تھی اپنی صوبہ متی اور جو فردی سی صوبہ نامی مفصل ذیل فتح کئے ۔

مالوہ دو بار کشمیر بار کجرات اور آئینہ بہار قندھار برتانہ  
بنگالہ خاندیس برار احمد نگر عمرانکے ۶۴ برس ۱۱ مہینے ۸ روز

کے تھے ۔

## شبہ جہانگیر بادشاہ



جنت مکانی نور الدین جہانگیر بادشاہ بن عرش ہمایونی ابوالمصطفیٰ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

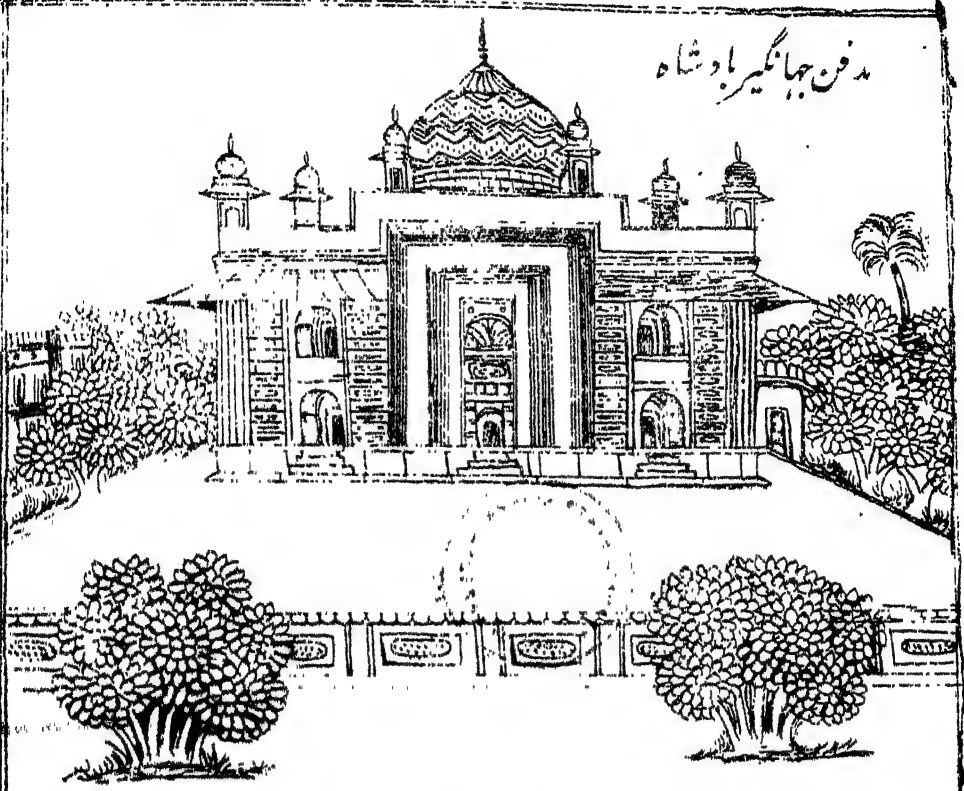
انکی ولادت باسعادت بمقام قصبہ فتح پور یکم ربیع الاولیٰ روز چہار شنبہ ۹۷۷ھ ہجری مین ہوئی۔

۱۴ھ جمادی الثانی سنہ ۱۰۰۷ھ ہجری کو اکبر آباد مین جلوس فرمایا ۲۱۔ برس ۸۔ بہینی

۱۴۔ روز سلطنت کر کے ۷۷ھ صفر ۱۰۳۷ھ ہجری کو لاہور مین قضا کی شاہ درہ لاہور

مہ فون ہوئے۔

مدفن جہانگیر بادشاہ



### تاریخ وفات

شہنشاہ جہان شاہ جہانگیرؒ کہ صیت عدل اور آسمانِ فیت + چوتاریخ وفاتش جب کہ  
 خروگفتا جہانگیر از جہان رفت + عمر آبی ۵۷ برس ۱۱ مہینی ۷ روز اور بقولی ۵۹ برس  
 ۱۱ مہینی ۲ روز کے ہتی۔ یہ حضرت ایک شخص شیر افکن خان نام جو امزد کی بی بی سی از حد  
 مانوس ہتی شیر افکن خان کو معرفت ایک شخص قطب خان کی حکمت عملی سی قتل کر اگر مسلمی ایاز  
 پدہ نور جہان کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ قلعہ رتھور مہابت خان سی چین کر کسی رشتہ دار  
 نور جہان کو دید یا مہابت خان نی پانچہزار راجپوت کی جمعیت سی بادشاہ کو قید کیا  
 غرض نور جہان کی باعث سی طرح طرح کی زکین اوٹھائیں آخر کار دق کی بیماری سی مقصدا

شبہ شہنشاہان بادشاہ



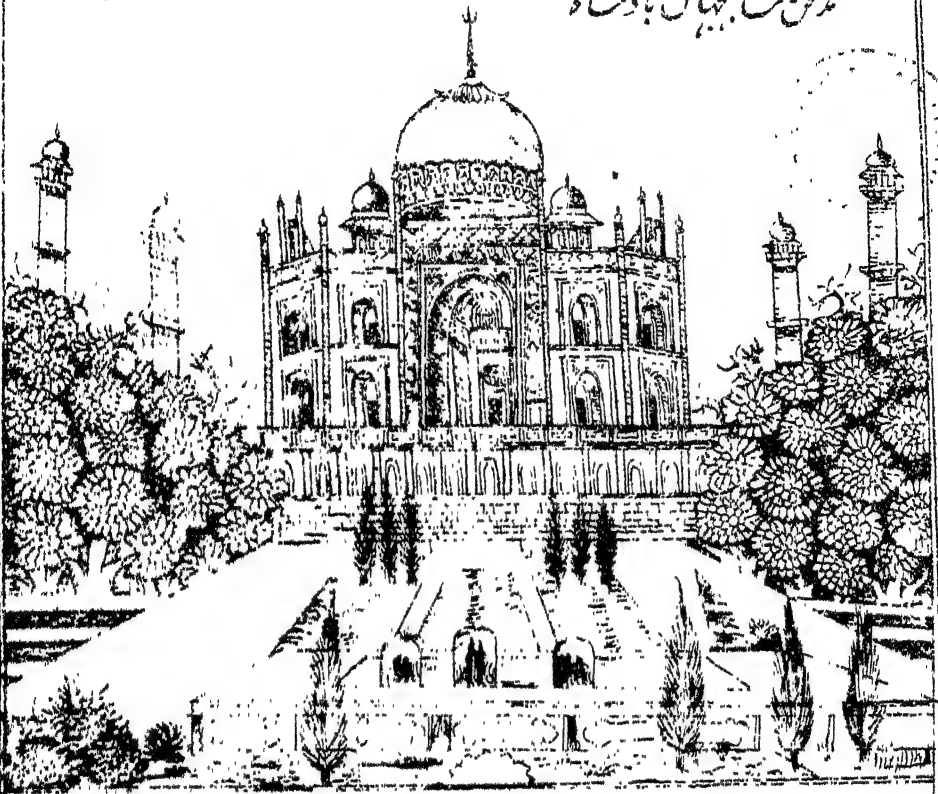
فردوس ایشیائی شہاب الدین محمد شہنشاہ بادشاہ

بن جنت سکائی نور الدین جہانگیر بادشاہ

شب پندرہ یکم ماہ ربیع الاولیٰ سنہ ہجری مین بمقام لاہور پیدا ہوی — ۸ رجمادی ثانی ۱۰۳۹

ہجری کو اکبر آباد مین تحت حکومت پر جلوس فرمایا ۳۱ برس ۴ مہینے ۲۲ روز حکمرانی کر کے

سنہ ہجری کو اکبر آباد مین حلت فرمائی ممتاز گنج مین مدفون ہوئی +



### تاریخ وفات

سال تاریخ فوت شاہ جہان + ریف اللہ گنت اشرف خان + عراقی

۶۷ برس ۴ مہینے ۲۶ روز کے تھے۔ صحت جا بڑھتی جب تخت نشین

ہوئی تو اول اپنی بہائی شہریار کو قتل کر کر خاندان تیمور کو میت نابود کر دیا

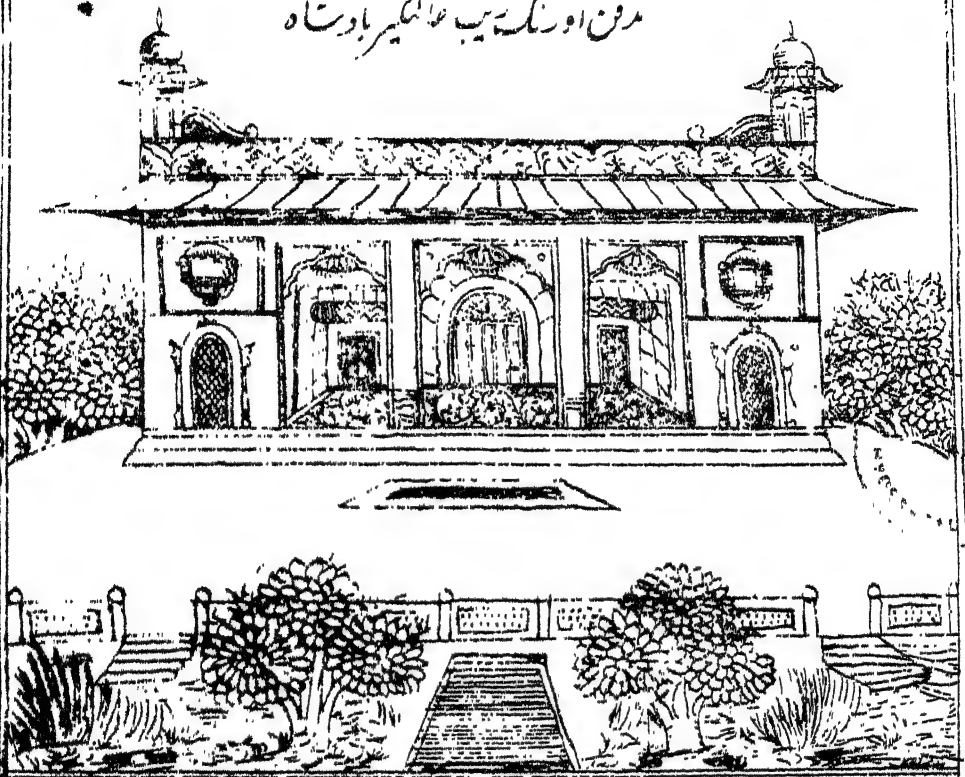
اور ہمیشہ سلطنت میں فورا ایک مرتبہ بہ تخت بیمار ہوئے دارا شکو تخت نشین

ہوئی عالمگیر نے اسکو ہی شکست دی اور خود تخت نشین ہو گئے +





مقبرہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ



تاریخ وفات

روح و ریحان و جنت نعیم - انہوں نے اپنی بہائی شجاع کو کہ جس نے داراشکوہ کے بھانے سے ان پر فوج کشے کے تھے شکست دیکر بنگالہ کے طرف ہجہ کیا اور داراشکوہ کو قتل کیا۔ اور اپنی اولوالعزمی سی اکان جاٹ کام گوکندہ بجا پور وغیرہ فتح کئے۔ اکی جاڑ میں ہی محمد اعظم حاکم کابل اعظم شاہ حاکم دکن محمد سلطان خوجند میں مر گیا کام بخش حاکم بجا پور۔ جب عالمگیر تخت بیارہوی تو کام بخش کو بجا پور اور اعظم شاہ کو مالوہ اس نظری کی میری بعد تازہ واقع نہ ہو پیدا اعظم شاہ سوز مالوہ میں داخل ہوا ہتا کہ خبر انتقال عالم گیر کے سنکر وہیں آیا اور تخت پر جلوس فرمایا محمد اعظم نے کابل سے خبر بیاری عالم گیر کے سنکر کوچ کیا اٹارہ میں خبر وفات پہنچی وہیں تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور اپنی بہائی اعظم شاہ پر شہاب سوکر سندوستان اور دکن کا اقتدار خود حاصل کیا۔

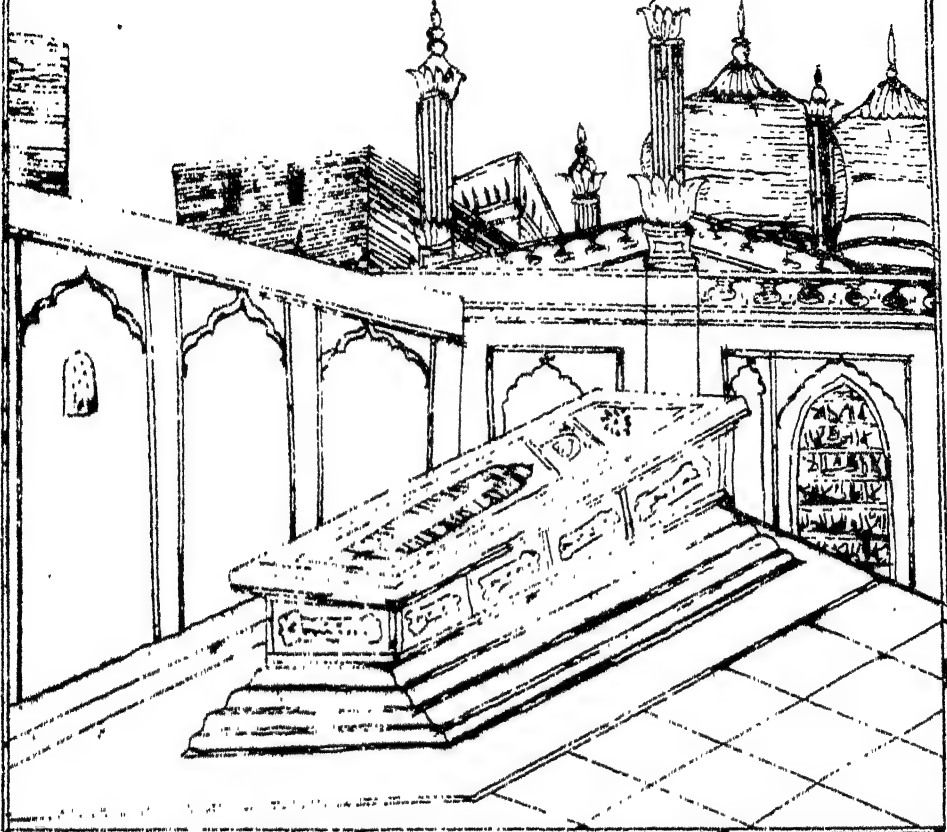
شعبہ محمد معظم لقب بشاہ عالم بہادر شاہ بن اورنگزیب عالم گیر بادشاہ



محمد معظم لقب بشاہ عالم بہادر شاہ  
بن اورنگزیب عالم گیر بادشاہ

ولادت کنجاہ رجب سنہ ۱۰۸۵ ہجری کو دیاق دکنی میں ہوئی۔ غزوہ ذی الحجہ ۱۱۱۵ ہجری کو  
صوبہ لاہور میں تخت حکومت پر جلو س فرمایا۔ ۵ برس ایک مہینے حکمرانی  
فرمایا۔ ۱۱۲۰ ہجری میں بھنگا کے اسلحے رکھ کر عالم تھا ہوئے مقام مہرولے نواح  
دہلی میں مدفون ہوئے۔

مدفن محمد معظم ملقب بشارع عالم بیادورشاہ



## تاریخ وفات

درو فاش بی سروبی باشند ۛ مفین و فضل و نعمت و عدل و کرم ۛ ۔۔۔ بریں  
اور چہ میسنے کی عمر اہی ۔ مذہب انکاشیہ تھا قیامی اور رحم دلی حد سے زیادہ تھی  
۔ رعایا کی آسائش کی واسطی مرہٹوں کو چوتہ لکھدی تھی تاکہ ملک میں امن رہی ۔ انکی عہد میں  
سکھوں فی شورش برپا کی مختصر حال یہ ہے کہ بابر شاہ کے زمانہ میں ایک فقیر گرو نامکے  
جاہتا کہ جلد مند و مسلمان کو اپنے مذہب پر قائم کر دیتے تھے مگر اوسکے پیش نہ گئے  
۔ بلکہ سے بندا چیلہ گو بند سنگ نے اپنا نام گو بند سنگ ظاہر کر کے بہرا ہے  
سکھوں مسرند پر قبضہ کر لیا آخر شکست فاش پا کر بہاگ گیا ۛ

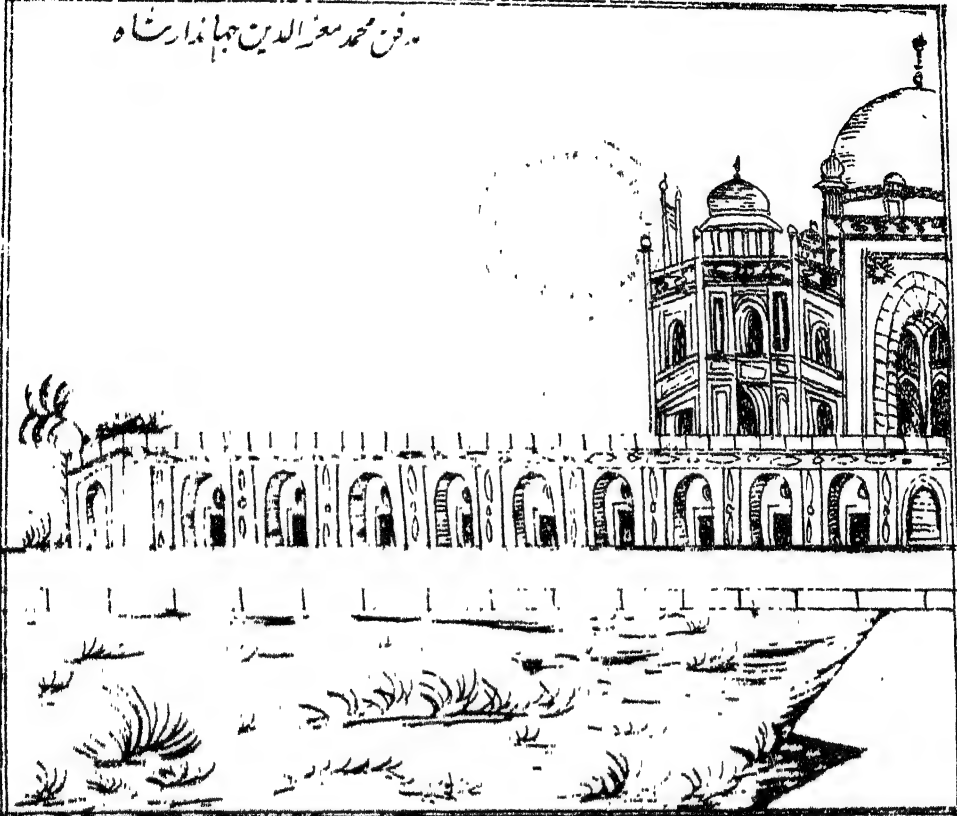


محمد معزالدین جہاندار شاہ

بن شاد عالم بہادر شاہ

۱۰۔ رمضان المبارک ۱۲۳۵ھ ہجری کو اضلاع دکن میں پیدا ہوئی۔ ۱۱۔ محمد معزالدین کو ۱۲۳۵ھ ہجری کو دہلی میں جلوس فرمایا تاریخ جلوس معزالدین غازی چونکہ بر تخت + بغروب رونق بخشید + چہ خوش سال جلوسش از سر داد + بشیر خیب بامن گفت غور شنید +۔ ۱۲۔ ۱۳۔ وزیر بادشاہت کر کے ۱۴۔ محمد معزالدین ۱۲۳۵ھ ہجری کو بمقام دہلی جان بحق تسلیم ہوئے۔

۔ فن محمد معز الدین جہاندار شاہ



### تاریخ وفات

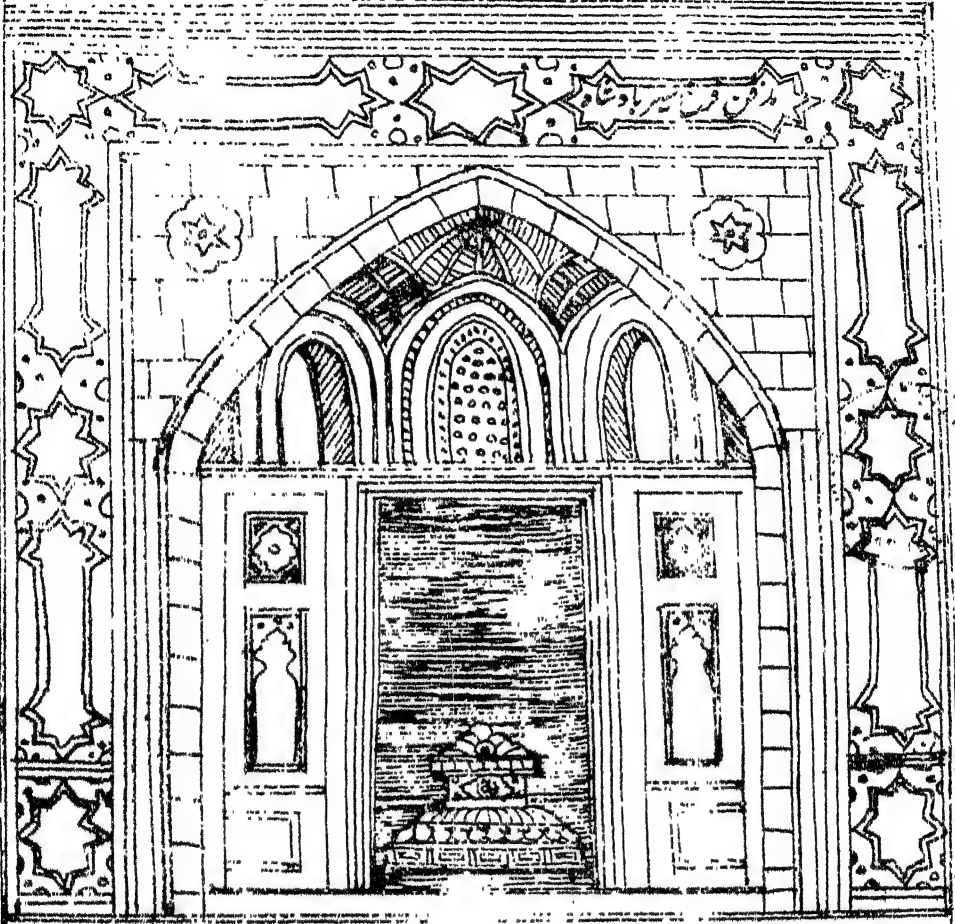
فرار کرد جو فرخ سیر حکم قضا + اسیر گشت و شهید از جہای چرخ برین + سنین  
 ساخہ بافت لگوش من فرمود + بروحیف جہاندار شاہ معز الدین + - مقبرہ ہمایون  
 نواح دہلی میں دفن ہوئی - عمر انکی ۵۲ برس ۳ مہینے ۲۹ روز کے تھے - یہ جہاندار شاہ  
 تھی جہاندار شاہ محمد عظیم رفیع القدر خجستہ اختر بعد وفات شاہ عالم باہم  
 بابت سلطنت کی جدال قوال ہا - آخر کار جہاندار شاہ باعانت نواب و نقار خان تخت سلطنت پر بیٹھی مگر  
 اہتمام ہو سکا - فرخ سیر عظیم الشانی مداد سید ابند و سید حبیب جہاندار کو شکست دیکر سلطنت چھوڑ کر فرار ہوا



## جلال الدین محمد فرخ سیر بن عظیم الشان بن بھادر شاہ و بادشاہ

ولادت باسعادت انکی ۱۸ رجب المرجب روز پچھنبہ ۹۵۰ھ ہجری کو دہلی دکن اور بقولے  
دہلی میں ہوئے۔ ۲۳ ذی قعدہ ۹۷۲ھ ہجری کو دہلی میں اور بقولے پٹنہ میں جلوس فرمایا  
تاریخ جلوس شاہ فرخ سیر کہ افسر او + آفتاب سپہر ملکست است + گفت لا نفس کہ  
سال سلطنتش + آفتاب کمال سلطنت است + ۶ برس ۳ مہینے ۱۱ روز حکمرانی فرمایا  
۹ ربيع الاولیٰ ۱۰۰۰ھ ہجری کو بمقام دہلی رحلت فرمائے۔





مقبورہ شاہیون نواح دہلی میں مدفون ہوئی۔ عمر انکی ۵۳ برس ۸ مہینے ۲۰ روز کی تھی  
 انکی عہد میں انگریز ہندوستان میں آئے۔ سید عبداللہ اور سید محمد میں فی انکو قتل کر کے  
 عالمگیر بادشاہ کے پوتے رفیع الدرجات کو تخت نشین کیا پانچ مہینے سلطنت کر کے  
 مر گیا۔ بعد اوسکے رفیع شان کو تخت حکومت پر بٹھایا وہ بیہوش ہو کر حکمرانی کر کے  
 مر گیا۔ آخر میں روشن اختر پوتے عالمگیر کو تخت پر بٹھایا اسنے تخت نشین ہو کر اپنا نام  
 محمد شاہ رکھا۔

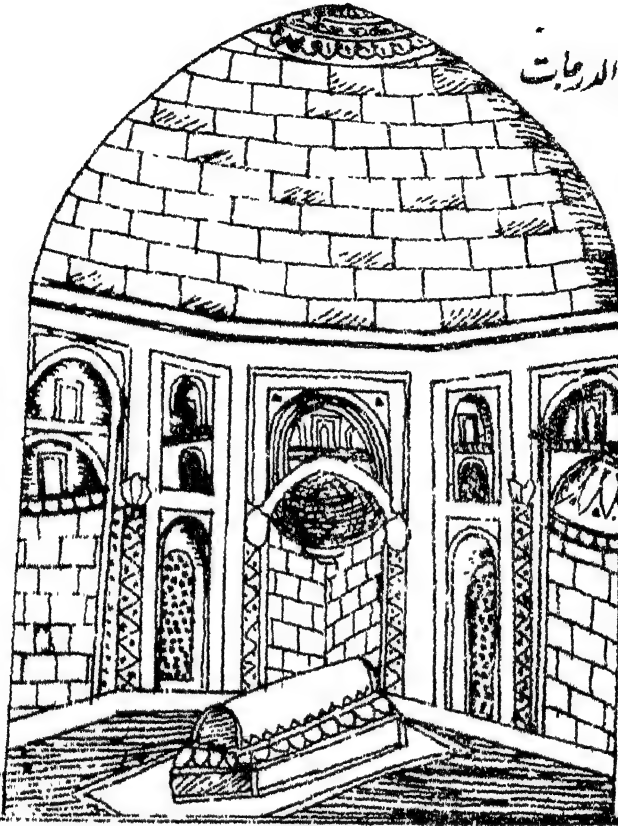
شبهه رفیع الدرجات بادشاہ



رفیع الدرجات محمد ابو البرکات بن  
شاہزادہ رفیع الشان بن بہادر شاہ بادشاہ

۱۔ جمادی الثانی ۱۱۱۱ھ ہجری کو دہلی تولد ہوی۔ ۹۔ ربیع الثانی ۱۱۱۱ھ ہجری کو دہلی  
تحت حکومت پر بیٹھے۔ تاریخ جلوس نشست تخت چون رفیع الدرجات ہو گئی  
برعرش سرشید از عرفات + پیر خروش چہ دید با فرد شکوہ + تاریخ آمد لقب رفیع الدرجات  
۱۱۔ جمادی الثانی ۱۱۱۱ھ ہجری کو دہلی تولد ہوی۔ ۲۰۔ رجب المرجب ۱۱۱۱ھ ہجری میں رگڑائی عالم  
لہا ہوئے۔ بہترہ ہمایون نواح دہلی میں مدفون ہوئے۔

مدفن رفیع الدرجات



## تاریخ وفات

چون جان شہنشاہ رفیع الدرجات + رحمت بایہ نہال طوبی  
رضوان بدر بہشت اقدام کنان + گفتا غلد برین مقام دماوی

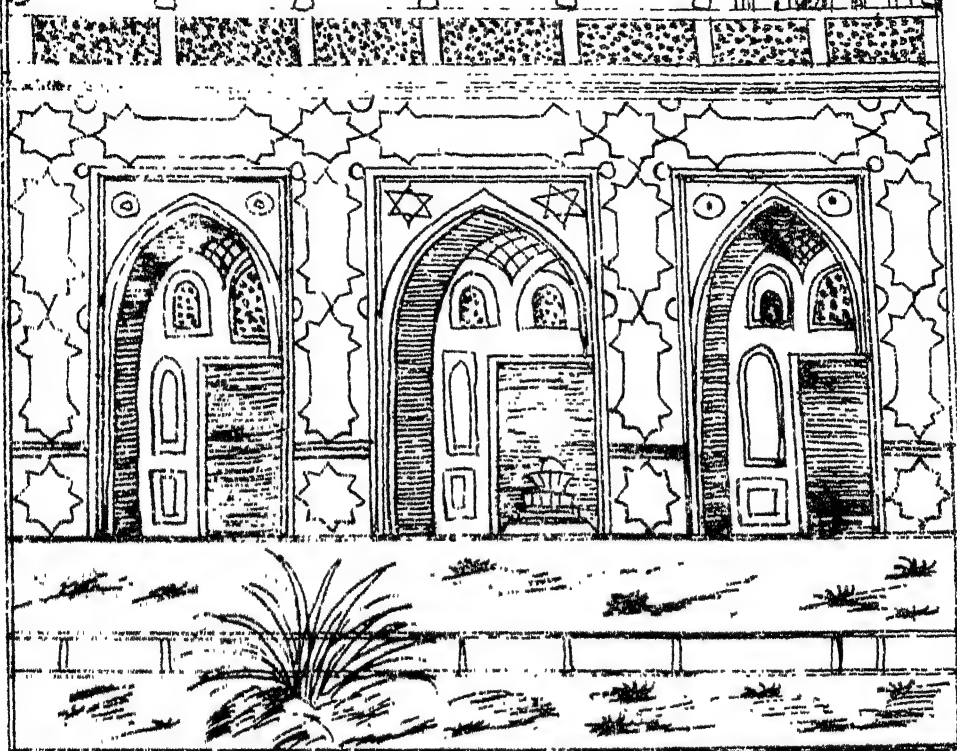
عمر انکی ۲۰ برس امینے ۱۳ روز کے تھے۔



شمس الدین رفیع الدولہ بن رفیع الشان بہادر شاہ بادشاہ

۵۔ صفر ۱۰۳۳ھ ہجری کو دہلی میں پیدا ہوئی۔ ۲۰۔ رجب المرجب ۱۰۳۵ھ ہجری کو  
 دہلی میں جلوس فرمایا تاریخ جلوس تاریخ الدولہ شد شاہ جهان + برکان باریہ  
 دنیا رودرم + حسن الدار ۱۱ سال جلوس + زور قسم زیبا خلافت زور قسم  
 ۳۔ مہینے ۲۸ روز سلطنت کر کے ۱۷ ذیقعد ۱۰۳۵ھ ہجری کو بمقام دہلی چلتے  
 فرمائے مقبرہ مہا یون نواح دہلی میں دفن ہوئے۔

مدفن شمس الدین بادشاہ



## تاریخ وفات

شد رفیع الدولہ رامکن تراب سال فوٹش وان بودشاہی خراب

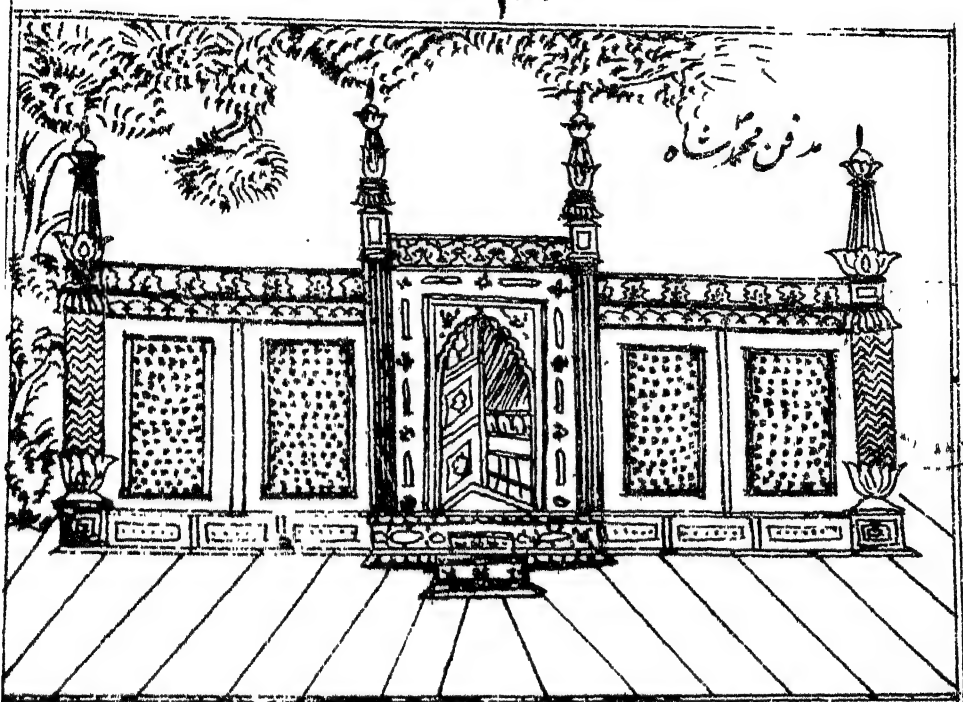
عمرائے ۱۰ برس ۴ مہینے ۱۲ روز کے تھے —

شہید محمد شاہ بادشاہ



روشن اختر ابو الفتح محمد شاہ بادشاہ بن محمد معظّم بادشاہ

ولادت انکی بمقام شیرگڑھ ۲۶ ربیع الاول اور تقویم ۲۲ صفر سنہ ۱۱۰۱ ہجری بمقام ۱۳ محرم الحرام  
 سنہ ۱۱۰۳ ہجری کو دہلی میں تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوئی۔ تاریخ میلاد میں شدہ کشورستان چون  
 روشن اختر نگہ دار عالم بادشاہ کہ فرخ نجبیہ انام سہا یونش درین بودم کہ گوئی نظم تاریخ جلوسش بادشاہ  
 آرای بادشاہ دولت آستان بخش و برس ۶ مہینی ۱۰ روز بادشاہت کر کے ۱۱ ہجری میں بمقام  
 رحلت فرمائی اور در محلہ حضرت سلطان المشائخ میں دفن ہوئے۔



## تاریخ وفات

شہیدِ عالمگیر اور شہنشاہِ عالمگیر  
 جو اقا جانِ مبارک کے فرزندِ مبارک  
 و وفاتِ مبارک کی تاریخِ مبارک

عمر اٹھ ۷۷ برس ایک مہینی ایک روز کے تھے۔





## نادر شاہ بادشاہ بن امام قلی بیگ

۱۰۔ لادت باسعادت انکی سنہ ۹۹۹ اور بقولے سنہ ہجری کو مقام بلدہ الی وردیز

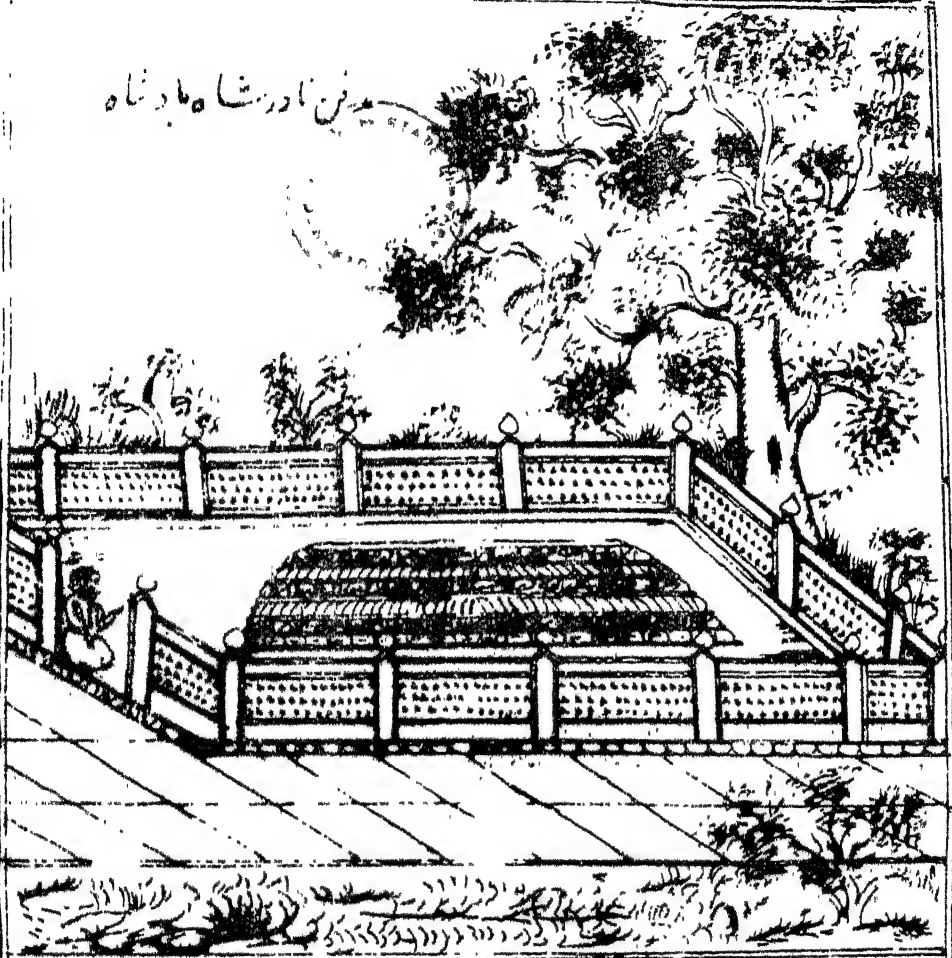
ہوئی۔ سنہ ہجری کو جو ملتان محلات آذرباجان میں حبوس فرمایا تاریخ جلو

بریدیم از مال و از جاہ طمع + تاریخ اخیر نے واقع + مدت سلطنت کا حال کہ

معلوم نہیں کہ کس قدر مدت تک حکمرانی کی۔ جمادی الاولی سنہ ہجری میں مقام

مشہد مقدس رحلت فرمائی عمر انکی ۴۳ برس اور بقولے ۵۸ برس کی تھے۔

میرزا اور شاہ مادر شاہ



## وفات

اچھے زمان کے ماتہ سے شربت شہادت نوش فرما کر سندھ مقدس

میں ابرام گزین ہوی افسانہ ظلم و ستم

اکلی کا گہن زد ہر خاص عام

یہ لفظ

شبهه محمد شاه بادشاه



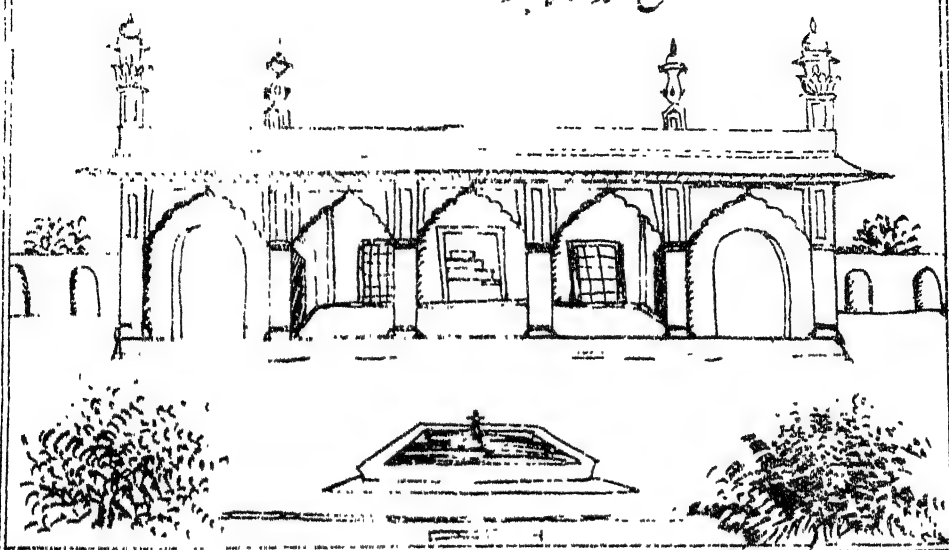
مجا بدالدین محمد ابو نصر احمد شاه بادشاه بن محمد شاه بادشاه

۲۰۰ سر میج افغانی نشاء بجزری رودر شبهه کو قلعه دلی مین متولد هوی - ۱۱۰۰

بجزری مین بعام پانی بت جلوس فرمایا تاریخ جلوس در آن شاه جوان بخت از سر تحت

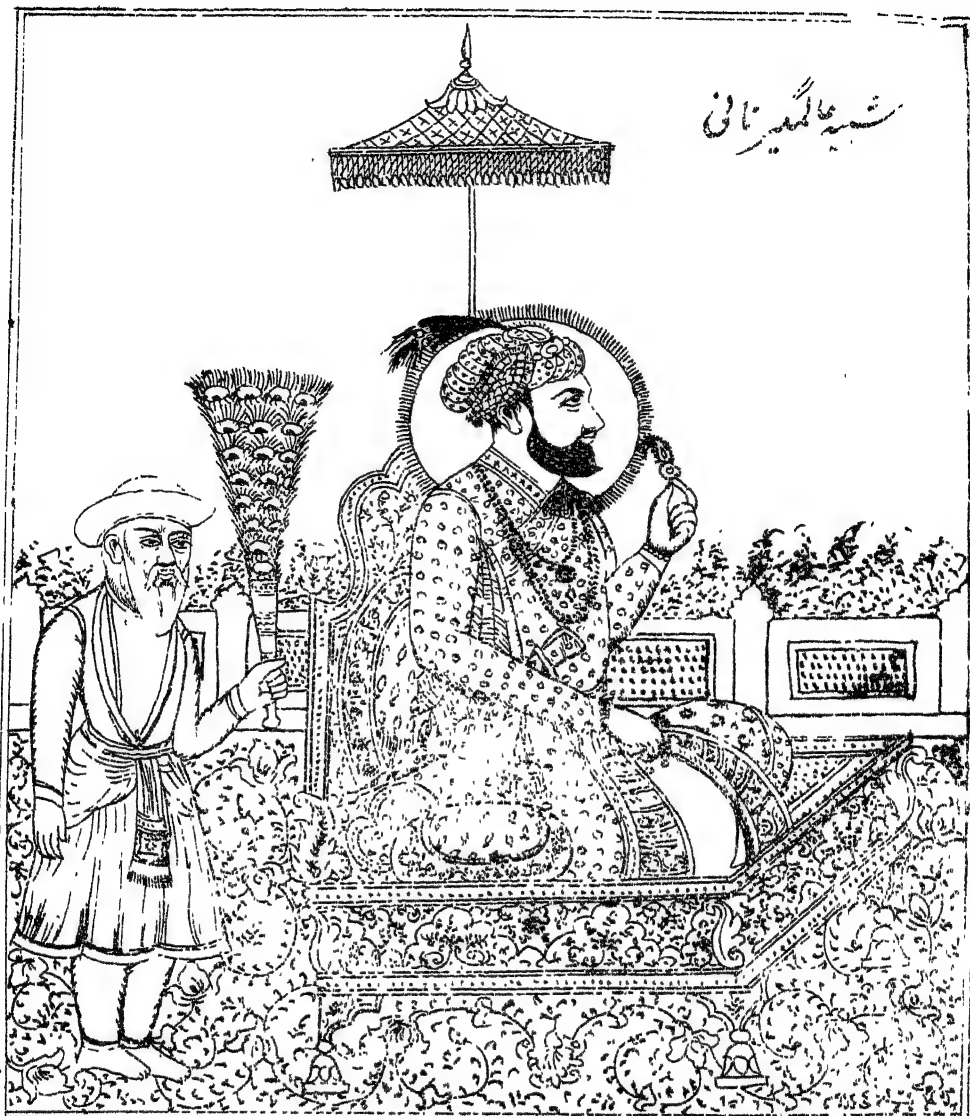
چونورشید از فلک بمود جلوه + فرد سال جلوسش بر لب آورد + سر بر سلطنت

افزود جلوه + ۶ برس ۲ مہی ۳ روز حکمرانی فرما کرد شبهه بجزری مین وفات پانی



### تاریخ وفات

براست چون مجاہدین رخت زندگی + ہر کس در سر شک مرگان خویش بفت +  
 لقب برای سال و فاش بعد بجا + سال وفات سال وفات ایامی گشت  
 قدم شریف نواح و بی مین دفن ہوئی - انہوں نے صفدر جنگ وزیر کو بیاعتزاز  
 کی موقوف کر کے غازی الدین خان بیریہ نظام الملک کے عہدہ وزارت عطا فرمایا مگر یہ  
 بھی از حد مالایق نکلا اسکے واسطی بھی تجویز موقوفی ہوئی چنانچہ اس نے اپنی مروت  
 کے تجویز سے آگاہ ہو کر ہو لکر مرہٹہ کے مدد سی بادشاہ کو قید کیا اور انکھونین  
 سلمانی نیل کی بہرہ و اگر عالمگیر ثانی کو تخت نشین کیا عمر حضرت احمد شاہ کے  
 ۵۰ برس ۳ مہینے ۱۳ روز کے تھے -



عرش منزل عزیز الدین عالمگیر ثانی بن محمد عزیز الدین جهاندار شاه و شاه

ولاوت انکی ۹۹۹ هجری کو صوبہ ملتان میں ہوئی۔ ۱۰ شعبان المعظم روز ۱۱ شعبان ۹۹۹ ہجری کو

شاہجہان آباد میں تخت حکومت پر جلوس فرمایا تاریخ جلوس ۵ برس ۷ مہینی ۲۸ روز

بادشاہت کا کر ۸ ربیع الثانی ۹۹۹ ہجری روز پچیسشنبہ کو وہلی میں انتقال فرمایا

د فن عالمگیر شانی



### تاریخ وفات

شاہ عالی نسب عزیز الدین ۶۰۰ کش بود۔ جو در رحمت جانی۔ گفت لائق چو رفت در جنت۔ و اور  
عروش ملک مردای دای۔ بمقرہ جاپون میں دفن ہوئی۔ سن شریف ۳۷۷ برس چند روز کا تھا۔  
اوکی عہد میں سلطنت کو تزلزل ہا۔ ایک مرتبہ بیٹانوں فی ملتان اور لاہور پر قبضہ کر لیا اور  
روسیلون اور مرہٹوں فی خوب لوٹ کھسوٹ کی۔ پیر احمد شاہ بابا۔ شاہ شریف شریف لاسے  
انہوں فی دہلی کو خوب لوٹا کر ورون روپیہ کا مال نقد و جنس و جواہرات و غیرہ لیکر او ایک  
واسطی اعانت بادشاہ کے پس چھوڑ کر روانہ ولایت ہوئی۔ بعد اوسکی غازی الدین خان  
بادشاہ مرہٹوں کی بادشاہ کو قتل کیا اور غنیمت اوکی دریا سی جمن میں ڈلوا دی اور غدر بہا  
ہنگیا تو پھر چوہتی پیر احمد شاہ ہندوستان میں آئی اور مرہٹوں کو شکست دیکر علی گڑھ یعنی  
شاہ عالم بھی عالمگیر کو تخت سلطنت پر بٹھا کر روانہ ولایت ہوئے۔

شیر احمد شاه

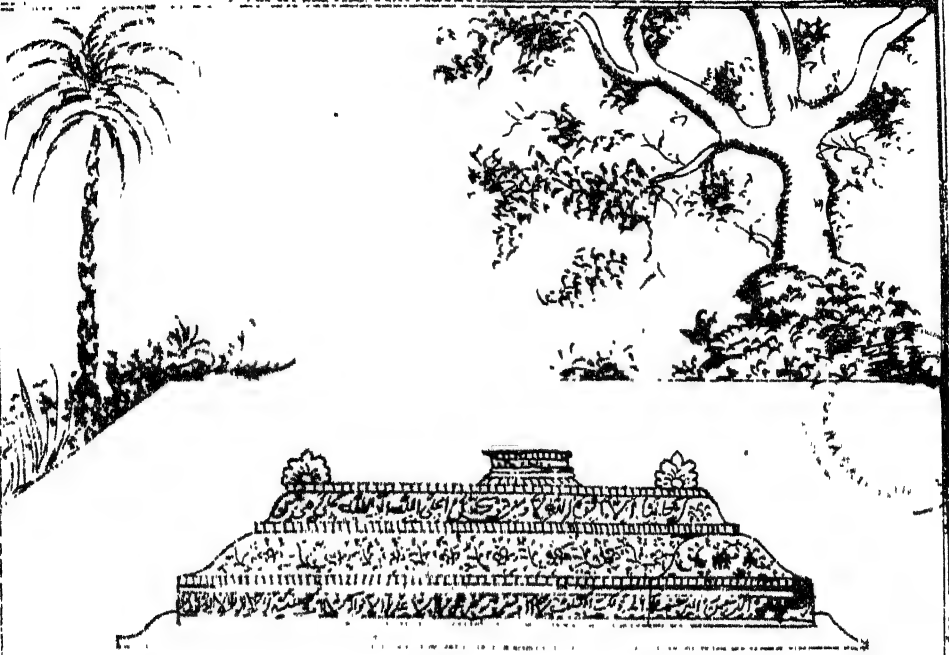


احمد شاه درانی بن محمد زمان

خدا متقن مین پیدا بوی شله بهری کو قندار مین تحت حکومت پر جلوه آرا بوی تایم جلور  
 به نشست احمد شاه نامدار + به تخت خلافت بید عظمت و شان + ندازد بشیرم ز سال طبعش  
 بعد تا بد این خدیو جهان + شله بهری کو قندار مین وفات یابی -



## مدفن احمد شاه درانی



## تاریخ وفات

چو احمد شاه درانی زد دنیا + ملک باو دانی ره گراشد + خرد گفت از سر بهیات  
 تاریخ + بتسلیم عدم فرمان روا شد + ۱۱۳۰ هجری - ۱۱۳۱ هجری

شبہ تیمورشاہ بن احمد شاہ



تیمورشاہ بن احمد شاہ درانی

تاریخ و محل ولادت کا حال معلوم نہوا۔ ۷۸۷ھ ہجری کو قندھار میں تخت نشین ہوئے۔  
 تاریخ جلوس جو تیمورشاہ گشت رونق فرا + براورنگ دولت بصادقہ دار + بشیر  
 از سر بڈل فرمود سال ۸۰۰ھ ہی بود تا ابد شہر یار + ۸۳۳ھ برس حکمرانی فرما کر ۸۷۵ھ طویل  
 ۸۷۵ھ ہجری کو کابل میں انتقال کیا فقط۔



# تایخ وصال

فیض و شادمانی  
 از سر آه تا سر گشت  
 بود در شب بزم عجبی

سند البحر

شبیہ محی الملک بن

محی السنہ بادشاہ

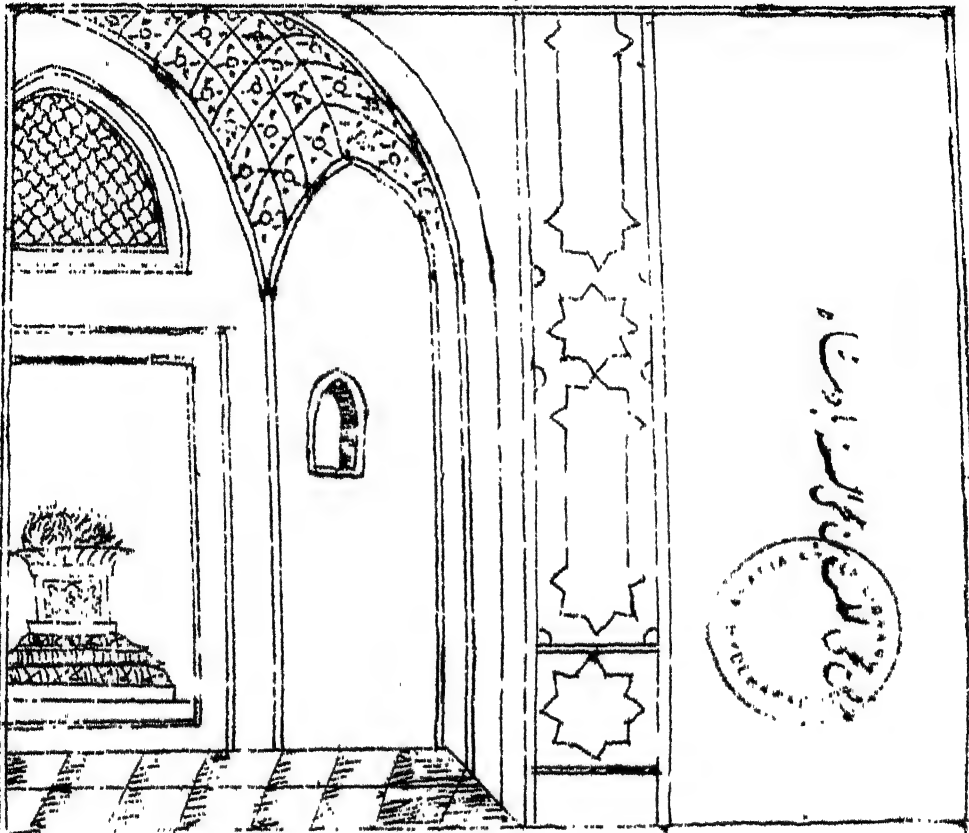


محی الملک بن محی السنہ بن میرزا کامران بخش بن اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

نوحہ ارک دارالخلافہ شاہ جهان آباد میں متولد ہوئی۔ سنہ ۱۰۰۰ ہجری کو ارک میں جلوس فرمایا

تاریخ جلوکس مرزا محی الملک ابن محی السنہ + بنشت چون بغلت بر تخت گور گاہ

ساں جلوس نف گفت از سردایت + والانسب محمد شاہ جهان ثانی +



## تاریخ وفات

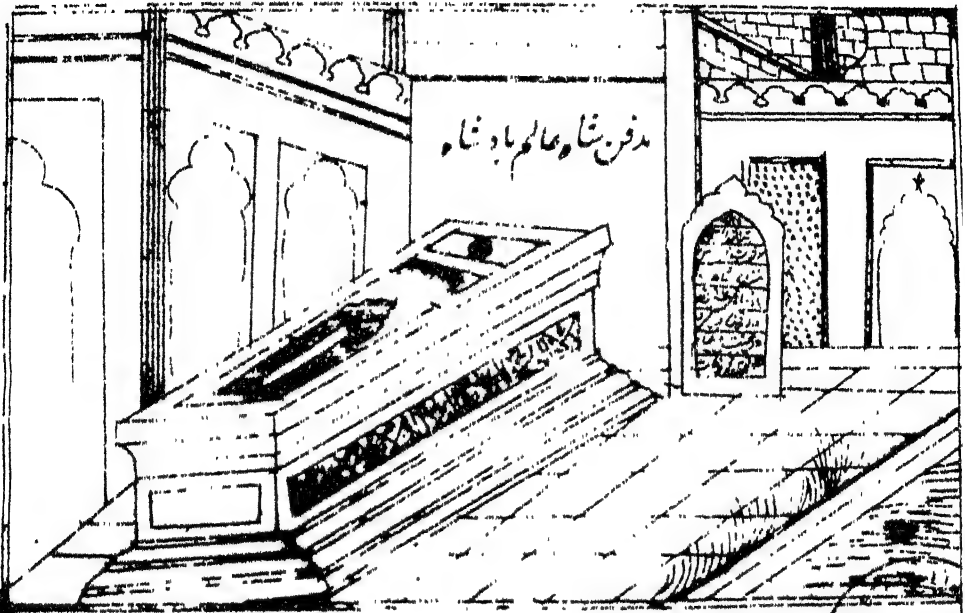
۹۔ صدر شہزادہ ہجرت کو دہلی میں قضا کے مقبرہ ہمایوں میں دفن ہوئے۔

شعبہ شاہ عالم بادشاہ



فردوس منیر ابوالمظفر جلال الدین شاہ عالم ثانی بادشاہ بن محمد عزیز الدین عالمگیری

ولادت باسعادت انکی ۱۷ ذیقعد ۱۱۸۲ ہجری کو آلہ آباد میں ہوئی۔ ۴۴۲  
ہجری کو آلہ آباد میں تخت سلطنت پر جلوس فرمایا تا پنج جلوس سال اجلاس شہ عالی گھر پر  
سلطنت با صد وقار + احسن انداز سرالہام گفت + شاہ شالان بادشاہ با وقار +  
۴۸ برس ۴ مہینی ۳ روز حکمرانی فرما کر ۱۷ رمضان المبارک ۱۱۸۲ ہجری کو  
دہلی میں انتقال کیا +



## تاریخ وفات

حضرت فردوس منزل شاہ عالم بادشاہ + رفت زین دار فنا و کرد، بہت مقام +  
 سال تاریخ وفات آن شہ عالی گھرہ + دل ز روی نالہ گفتا بہنم شہر صیام +  
 قصبہ محرو لے نواح دہلی محنت فرار حضرت قطب الاقطاب مین دفن ہوئے۔  
 مدت عمر ۸۰ برس ۹ مہینی ۲۰ روز کے تھے غلام قادر روہیلہ لی انکی لکھنؤ  
 نکلوا کر قید کیا گئے عیسوی مین سرکار انگریزی سی ایک لاکھ روپیہ ماہوار کے  
 انکا بطور نیشن کی مقرر ہو گیا چنانچہ عہد بہادر شاہ بادشاہ تک سلسلہ نیشن جاری رہا



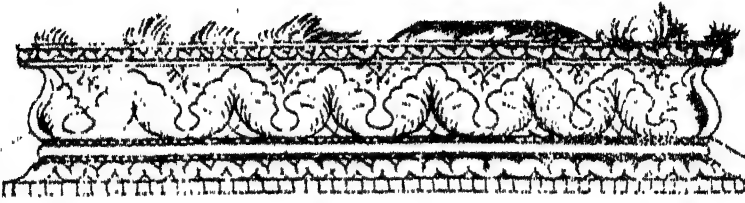
شبهه بیدار شاه بادشاه بن محمد شاه بادشاه



بیدار شاه بادشاه بن احمد شاه بادشاه

شبهه بجزی کو نو محله دار الخلافه شاه جهان آباد مین متولد موی - شبهه بجزی کو دہلی مین  
جلوس فرمایا - تا ریخ جلوس بدہلی آمدہ چون کرد فتنہ برپا + غلام قادر لعنت زہہ  
ملک بگرام + زنو محله برآورد یک سلاطینی + کہ بخت نعمتہ و بیدار شہ غلط بعوام + نکرد گوش بجزری  
منودہ بیان + نشانہ بر تختش بنور و جبر تمام + دلم بخواست کہ فرحت تجتہ ہستی + کند نگارش سال جلوس  
آن نام + بگفت از سر سوداں ثاقب غیبی + کہ شاہ شدیچا با حق از برای نام + مہینی بجزو ز بادشاہ کر کہ شبهہ بجزی

مدفن بیدار شاہ بادشاہ



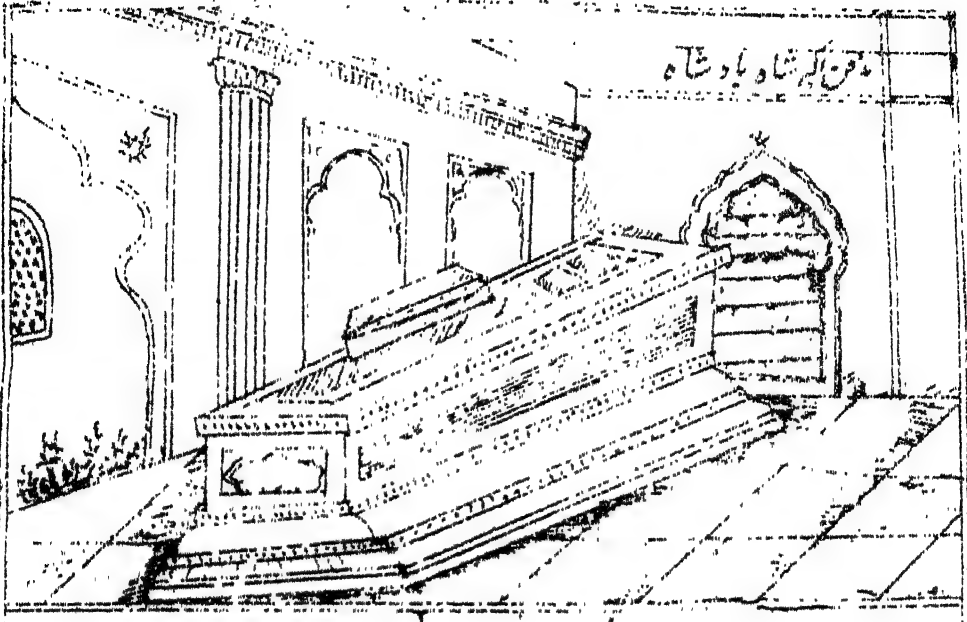
## تاریخ وفات

وہی بیدار شاہ ختمۂ سلطنت را دو ماہ و اوٹھام + شد اسیر و بہ تیغ  
بعد دو ماہ + باہر اور شہید شد نا کام + سال این سانہ جو برجستم + از دیگر  
خرد بعد ابرام + از سر قدر با من دیگر + گفت تاقت مجند کرو آرام +  
عمر انکے ۳۴ برس کی تھے - نواح دہلی میں مدفون ہوئے -

## شهبه اکبر شاه بادشاه



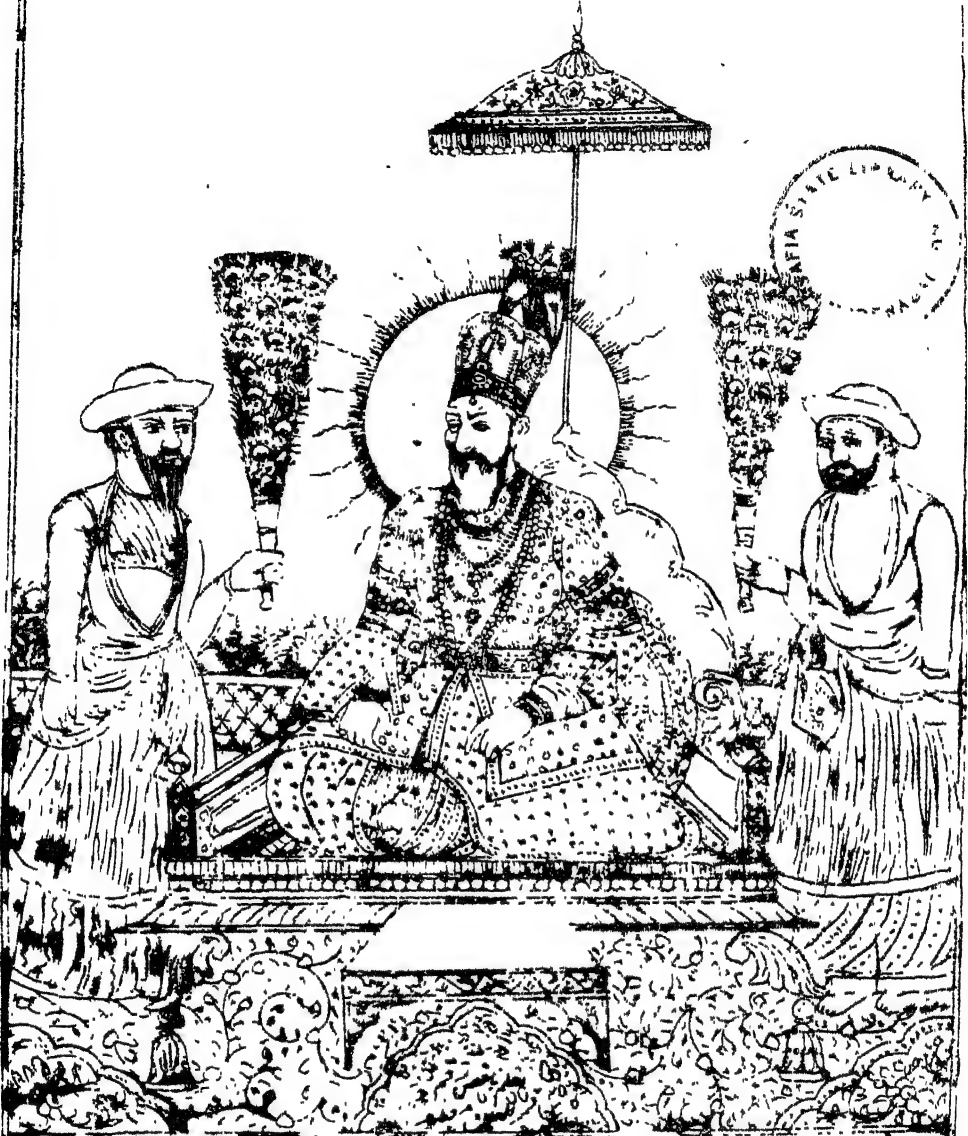
عرش آرامگاه ابوالفضل حسین الدین محمد اکبر شاه ثانی بادشاه بن ابوالفضل جمال الدین شاه عالم ثانی بادشاه  
 اشدته هجری کو موضع ایوان کند پورمین پیدا موسی - ۷۷ در رمضان المبارک ۱۲۲۱ هجری کو دلی مین  
 جوس ندرایا - تاریخ جلوس بر چوکر و لباس خلافت اکبر شاه + شرف دولت و اقبال عرش ناموس  
 سرخوش غیب ز روی بدیهه کینا گاه + جهیز عشرت پر دیز گنت سل جلوس + اس بر  
 ۹ مهینی ۲۱ روز سلطنت کر کرد دلی مین وفات پائی -



## تاریخ وفات

چون برفت از جهان شہ اکبر + شد سید آسمان زد و دگر + پای شاهی شکست و آگست  
سال تاریخ او عثم اکبر + در گاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ  
مین دفن ہوئی۔ عمر انکی ۷۹ برس ۲ مہینی ۲۱ روز کی تھی اور انکی حکومت صرف  
قلعہ معلیٰ کی بلذرتی مگر سرکار انگریزی قد و منزلت انکی مثل بادشوان دوسی الاقدار  
کی کرتی تھی انکی عہد میں حکومت سرکار انگریزی تا بہ لاہور ہو گئے۔

# شہید بہادر شاہ بادشاہ



ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بدو شاہ بن ابوالفضل سعید الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ

ولادت باسعادت علی ۱۰ شعبان ۱۱۶۲ ہجری کو دہلی میں ہوئی - ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳  
 ہجری کو تخت نشین ہوا تاریخ جلوس ازادشاہ دولت بہادر شاہی شد پیرزمی طریق دہلی بہ بنسبت  
 دولت روز افزون بہ تربیت بفرود در داغ دہلی تاریخ جلوس آن شد والا قدر اکو بلب خرو چرخ دہلی  
 ۱۱۶۲ ہجری مطابق ۱۱۶۲ میں بمقام سنگون قید فرنگ میں قہقا کی اور وہیں دفن ہوئی -

## تاریخ وفات

سراج دین بو ظفر مسافر وہ سو ہی حبت ہوا۔ وہ نہ کہ جسکی عبت می خوشی سی چہلک ہوتا  
ایا غ دہلی جہدوس کا سال ہی سواب بہی عتایت ابلی۔ سروس فیسی فی سال حلت کی  
بجہای چیرغ دہلی۔ ان پر خلافت کا خاتمہ ہوا اگر یہ حال سکا مول مول ہی مگر  
مختصر یہ ہے کہ می شہید امین اکثر ہندوستانی فوج سرکار انگریزی فی براہ کوتہ اندیشہ  
و نمکوحی کی بغاوت اختیار کی اور دہلی میں مجتمع ہو کر بادشاہ کو مدد حشیان شاہی کے  
ہتھکا لکے لکیر آمادہ فساد کیا اور بعض مقربان شاہی فی پی ہنر بان و مصطاح باعیان بن کر  
انواع اقسام کی فورا ہائی اور بادشاہ کو مرہنکساد کر کے اکثر انگریزوں اور اون کے  
نزدن و بچوں کو سخت بیرہی اور ناخدا تری سی قتل کرایا اور غدر عظیم بر پا کر کے ٹوٹ  
کھوٹ پر مگر باہد ہی لاکھوں باغیوں کا اجتماع دہلی میں ہو گیا سرکار انگریزی سے  
بقا بہ پیش آئی تحصیل زر شروع کے نظم و نسق سلطنت کا ہونی لگا اور دلیمن سمجھی کہ  
سلط شاہی قرار واقعی ہو گیا۔ حیف و بیم زون محبت یاد آئندہ ہر روزی  
سیر ندیدیم و بہار آخوشد ناما کہ سرکار انگریزی فی چند فوج و فاداری سی مہلی پر  
داوہ کر کے قبضہ کر لیا اس دمدمہ میں ہزارا محقوق سکنای شہر جہا میر۔ بہ غریب  
کردہ و ناما کہ وہ گناہ معرض قتل عام میں آئی باغیوں فی جب کوئی صورت ستر کینہدیکھی  
نوراہ فرار سر گیا حتی کہ بادشاہ ہی مدد صاحبین اور رفقای کوتہ ہین شہر سے بھل کر

مقبرہ جاپون میں پناہ گزین ہوئی انجام کار ہزاروں مکروہات سے بیدریغ ہو کر اپنی کیفر کرہ کو پہنچے  
 ۱۰۰۰ ستمبر ۱۲۵۵ء کو بادشاہ ہی گرفتار ہو کر بعد تحقیقات و ثبوت جرم و گنہوں کو پہنچی گئے  
 چند روز کے بعد وہیں قتل کر کے — انا لہ وانا الیہ راجعون

## مت بائیں

سلسلہ خاندان تیمور راجہ راجہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابو حفص سراج الدین محمد بھار شاہ بادشاہ ابن عرش بارساگاہ ابو حفص حسن الدین محمد اکبر شاہ  
 بادشاہ ابن فروغ و سبزیل ابو حفص عدل الدین عالی کھٹ محمد شاہ عالم بادشاہ ابن عرش نیک  
 ابو الفتح عزیز الدین محمد عالمگرنانی بادشاہ ابن سغر الدین چاند ار شاہ بادشاہ ابن ابو الفتح  
 قطب الدین محمد شاہ عالم بادشاہ بادشاہ ابن غلام منزل ابو الفتح محمد الدین محمد اورنگ زیب  
 عالمگیر بادشاہ ابن فروغ و سبزیل آسٹیمانی سبب الدین محمد شاہجہان بادشاہ ابن جنت مسکن  
 نور الدین جہانگیر بادشاہ ابن عرش آسٹیمانی ابو الفتح عدل الدین محمد اکبر بادشاہ ابن جنت  
 آسٹیمانی نصیر الدین محمد جاپون بادشاہ ابن فروغ و سبزیل علیہ زلد بن محمد بابر بادشاہ ابن سلطان  
 محمد شہنشاہ میرزا بادشاہ ابن سلطان ابو یوسف بزر بادشاہ ابن سلطان محمد شاہ بادشاہ  
 ابن جمال الدین میران شاہ بادشاہ ابن اعظم سلاطین زمان خاقان عظیم مکان امیر نمبر  
 صاحبقران گورکان ابن امیر طرغائی ابن میر گل نوریان ابن امیر لشکر نوبان ابن امیر غل  
 نوریان ابن قراجار نوریان ابن سوخوچین بہادر ابن اروچی برلاس بہادر ابن قاجولی بہادر  
 ابن سلطان نوسند خان ابن سلطان باسفر خان ابن قاعد و خان ابن سلطان دودنوسر  
 خان ابن سلطان بوقامان ابن سلطان بوزنجر خان ابن ملکہ ملکی صفات مریم و رحاب



اللقواہنت سلطان جوینہ خان ابن سلطان یلدوز خان ابن سلطان منغلی خواہد ابن تیمور خان  
ازسل قیات ابن ایل خان ابن تنگر خان ابن منگلی خان ابن یلہ وزخان ابن آلی خان  
ابن کن خان ابن آخو خان ابن قراخان ابن مغلیان ابن البغہ خان ابن کیوک خان ابن  
دہتا قوی خان ابن ایلمچہ خان ابن ترک ابن یافش ابن لغی علیہ السلام ابن ملک ابن بشلخ  
ابن یرو ابن مہلائیل ابن قینان ابن شیش ابن حضرت ابوالبشر آدم علیہ التحیہ والسلام فقط

### مت تمام شد ۛ کار من نظام شد

ہر چند کہ شہر دہلی قبل از غارت شدہ ہر دوین میں پر ایک نو نہ بہشت کا تھا باوجودیکہ وہ عمدہ لوگ صاحب کمال کہ جو باعث رونق اور  
سبب بہت اس شہر کی تھی رہ گرا علی عالم بقا ہوی عمارت نامی اور مکانات گرامی معین ہندام میں آگنی مگر پھر بھی جو غور کیا  
جاتا ہی تو نسبت اور شہروں کی پیشہ بہشت نہیں تو اعراف ضروری اب ہی بعض بعض صاحب کمال اور اہل نہر بحال  
بطور یادگار زمانہ سابق موجود اور مفتحات سی میں چنانچہ اونکا حال مختصر آجندہ سطور میں درج لیا جاتا ہی فقط

### مرزا ہدایت افزا بہادر عرف مرزا الہی بخش صاحب شاہزادہ

جانب فیض تاب مہر سپہر جاہ جلال خورشید آسمان دولت اقبال گو مرد درج سخاوت نیز برج شرافت شمع بتنا  
مروت چراغ بزم ثروت مند نشین دولت خدا داد عظمت بخدا اقبال نزا و صاحب عالم و مال و دولت  
آفاق مرزا ہدایت افزا عرف مرزا الہی بخش صاحب بہادر شاہزادہ۔ انکی نعمت شان کی سامنی بلند  
آسمان کی کستری اور شمت اقبال کی آگنی جاہ سکندر و دستگاہ دارا اونی تر ہے انکے دولت عقیق  
دیکھ کر قادر و ابن ہدیستی پر حیران ہی اور انکی افراط بخشش کو دیکھ کر برنیان اپنی جاگی پر گریا  
ہے سخاوت عالمانہ اور شجاعت رستمیانہ حضرت کی تمام عالم میں مشہور ہی فی زمانہ ذات بابر کات جانا  
کی ایک یادگار خاندان تیموری سرکار انگریزی سی دو ہزار روپیہ عجلہ دیا خیر خواہی ایام صدر کے  
پالی بین وہی روزمرہ کے صرف میں کشمکش لائے بین فقط۔

## نواب مین الدین احمد خان بہادر رئیس لوہارو

جناب مستطاب علی القاب گردون کاب فلک انتساب عام زمان سکندر دوران زینب فرزند  
مسند دولت و اقبال جلوہ آرای و سادہ مکننت و اجلال عالی خاندان صاحب عزت و کرامت  
نواب محمد امین الدین احمد خان بہادر خلف اکبر نواب جہانیاں مآب فخر الدولہ نواب احمد بخش  
خان صاحب بہادر مرحوم معذور سے شہر و داد گسری اور آوازہ رعایا پروری اور انکی کھچاؤ  
کیستی مین بلند ہے۔ عدل اور انصاف انکا منصف حقیقی اور رسول مقبول کو بھی پسندی  
ہر ادنیٰ و اعلیٰ کی طرف نظر بفلح ہے ہر کہہ و مہ انکی لطف و کرم کا مدح ہے ایسا کہ ہر  
اپنہ ختم ہے سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم مین نقیض۔

## نواب ضیاء الدین احمد خان بہادر تھانہ بنیر تھان

نواب مستطاب علی القاب مسند آراسی عز و جلال جلوہ افزا اسی چار باش مکننت و اقبال فخر  
خاندان شرف و زمان نواب ضیاء الدین احمد خان خلف الصدق نواب جہانیاں مآب  
گردون جناب علی القاب فخر الدولہ نواب احمد بخش خان بہادر مرحوم۔ انکی عدالت گسری  
اور رعایا پروری مین نام نہ شیردان کا مثا دیا اور سخاوت اور بلند جوصلگی مین قصہ حاتم کا  
جہان کی دلوں مین پہلا دیا۔ ابرنیان انکی گہر ماری سی عرق اللود و الفحال ہے اور دریا  
انکی جود و کرم سی مالا مال ہے اوصاف حمیدہ انکی بیرون از تحریر اور اخلاق پسندیدہ  
انکی خارج از تقریر مین بجنایت الہی فن شاعری مین ہی ملا ثانی مین مصاحبت و ملا مین  
ثانی خاقانی مین فکر انکی مثل ملا یک آسمان چاہے اور اندیشہ مانند و علامہ سنجاب کتبہ بخش  
علم تواریخ مین دست گاہ کامل ہے مورخان جہانگو انکی ذات بابر کا تہی فصیح حاصل ہے۔

## نواب محمد مصطفیٰ خان بہادر رئیس جہانگیر آباد

مکمل دستہ صدیقیہ دولت قبل جمن جمشت نہ بسد جاہ و شدت ماہ برج عظمت کو کسب حرج اجل  
 خورشید گردون اقبال عالی مرتبہ الا شان نواب محمد مصطفیٰ خان خٹک الرشید عظمیٰ الدلہ  
 سرفراز الملک نواب محمد مرتضیٰ خان بہادر مظفر جنگ مرہوم۔ انکے خوبین کا حال تحریر  
 لانا آب دریا کو پیانہ سی ماننا ہے انکے کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کے منہ چرانا ہے  
 انکے رفعت شان آسمان سی ہم بدوا اور انکے سائی تذویر تقدیر کے ساتھ ہم مانا ہے  
 انکے سخاوت فی عقدہ عام کو ملی کر دیا اور انکے بہت مروانہ فی نام رستم کا صفحہ ہستی سے  
 مٹا دیا با اینجہ اوصاف دہن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے مروت اور تواضع حد سے  
 زیادہ ہے۔ فن شاعری میں بھی اجنابت الہی استگاہ کامل ہے کلام معجز نظام ان کا  
 کلام انوری و غافانی مائل ہے مخلص حضرت کا ریحۃ بین سیغۃ ہے۔ فارسی میں تہمت  
 اعلیٰ مذاق کلام پر اکیلا کم فریقہ ہے

### نواب خواجہ شرف الدین احمد خان صاحب

حضرت ملکستان دولت اقبال قبل بوستان جمشت و اجلال نوابہ گلشن مروت نخلستان  
 ثروت حاتم کرم سکندر و ران ستون صفت فیضیوران زمان نواب محمد شرف الدین احمد خان خٹک الرشید نواب  
 دیرالذولہ خواجہ زین العابدین خان بہادر مصلح جنگ مرہوم مغفور۔ جو جو خیرات  
 اللہ تعالیٰ مالکی ذوات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں او میں نہیں ہا اگر ایک ٹمہ لکھوں تو کیا امکان ہے  
 حسن خوبی کو میزان فکر میں وزن کیلے ایک سی ایک برتر اور مطبوع طبایع جہان ہی انکی رفعت شان  
 آگے بندھی آسمان کے پست اور دولت و جمشت کی سامنی فارون تنگدست ہی اخلاق  
 میں ہمہ تن خلق کہوں تو بجا ہے مروت میں مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے۔ راقم کو  
 اس زہد اراکین روزگار کے خدمت میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور انکے ہی نظر عیادت  
 اور چشم شفقت اس خاک پر بہرہ تبہ نہایت ہے فقط۔

## نواب محمد بنی بخش خان صاحب

بامع صفات پسندیدہ صبیح اوصاف حمیدہ یگانہ حماید روزگار وحید را کین شہرہ دیا، خوشنما  
دولت و شہرت ہر سہم پر غفلت و مروت فیض بخش فیاض زمان الناطب بختاب مشرفہ اندوہ نواز  
بنی بخش خان صاحب خلف الصدق الہی بخش خان مرحوم اوصاف انکی خارج از تقریر اور بیرون  
از تحریر بنی باعث خیر خواہی سرکار ابی حکام عالی مقام بنی صاحب عزت و توقیر بنی :

حکامی کرام ذوی المجد الاحرام

حکیم محمد حسن السد خا نصا

الناطب بختاب انگرام الدولہ عہدہ بحکم مقتد الملک طاووق الزمان حکیم محمد حسن السد خان بہادر نائب  
خلف الصدق حکیم محمد عزیر السد خا نصا صاحب مرحوم - اوصاف حمیدہ اور اخلاق برگزیدہ انکی خارج  
از تقریر اور بیرون از تحریر بنی علم اخلاق اور فن طبابت بنی لاثانی اور بنی نظیر بنی شافی  
نے وہ دست شفا عطا کیا ہی کہ جس مریض کی علاج سی سبب ہاتھ ادھائی وہ حضرت کی ایک نسخہ  
میں پہلا چکا ہو جائی اسطو اور غلطیوں انکی زمانہ میں ہوتی تو تجربات جناب کو سرمایہ اپنی کمال  
شہرتی - جالیئوس انکی عہد میں ہوتا تو بمقتضی شکر و غیرت اپنی زندگی سی ہاتھ دھوتا -  
ادنی نسخہ نویس حضرت کی مطبک علوی خان کی نسخہ پر نام دہرتا ہی ہر ایک شاگرد جناب کا بنی  
رحم میں دم عیسیٰ بہرتا ہی حضرت کی دست شفا میں بجایت الہی وہ تاثیر ہی کہ خاک کی چوکی میں  
خاصیت اکیر مریضوں سی باخلاق تمام پیش آتی بنی ادنی مریض سی ہمہ تن طقت ہو جائی  
بنی ہمیشہ بادشاہوں کی حضور میں باعز و توقیر رہے علاوہ معالج کی بمصلح اور شیر رہی  
بنایت الہی یا ست قدولی میں سات سو روپیہ ماہوار باقی بنی وہی روزمرہ کی صرف بنی لاتی  
بنی یہ صاحب کمال زہد و تقویٰ میں یکناہی جان ہی سن شریف انعام - - کی دیمان ہی

## حکیم محمد خان صاحب

سر آمد حکماء سر حلقہ اطباء علامہ زمان عالیخان دان حکیم محمد خان خلیف الرشید ارسطو فطرت  
فلاطون حکمت مسیح زمان حکیم محمد صادق علیخان ابن حکیم محمد شریف خان مرحوم بہ صاحب  
قطع نظر کمالات طبیبی سی جامع معقول و منقول حاوی فرہ و حصول ہی بین انکی بزرگان  
والانوار کہ شان سلف سی مناصب ارجندہ و مراتب بلند عطا ہوتی رہی بین بہ حضرت  
نصن شناسی اور مرصن دانی بین مجید و بی نظیر بین کیلکو سامرین سی انکی ساتہ  
یارای مناظرہ بین امیر ابن امیر بین معلول المزاجون کے لئے اسیر بین -

## حکیم قاسم علیخان صاحب

حکمتیات کمالات کتاب میسری دم مسیحا قدم قدوہ لکھای زمان زبدہ حکمای جہان  
حکیم محمد قاسم علیخان خلیف الرشید حکیم غلام حسن خان مرحوم ابن حکیم بوعلی خان مغفور  
اس صاحب کمال کی صفت نہ زبان قلم سے ادا ہو سکتی ہے اور نہ حیلہ خیال میں سما سکتی  
سبہ حکمت کا انکی خاندان میں قدیم سے جاری ہے بہندہ و کمال و کمال  
جہرمین بعدہ طبابت مشاہرہ بیش قرار ممتاز ہے - نئے زمانہ حضرت ہی کبھی طب  
یونانی میں کہ جو خاص شہرہ ملی ہیں یہ تجویز حکام عالی مقام قرار پائی ہے بعدہ افسر کیٹی  
سرافراز بین

## حکیم غلام نجف خان صاحب

بن حکیم محمد سیح الدین خان انکی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حیرت خیز اور حیطہ تقریر  
 باہرین ادنیٰ و اعلیٰ حضرت کے موت جیلے اور خلق طبعیہ سے ماہرین شافی مطلق نے  
 وہ دست شفا بخشا ہے کہ اجتناب یکبارہ شناسا ہے جو مریض لا دو ابو انکی علاج سی ایک دم میں اجہا

## حکیم حسام الدین خان عرف حکیم منجہلی صاحب

حکیم یک رنگ طبیب با فرنگ فلاطون زمان حکیم حسام الدین خان خلف الصدق حکیم غوث خان  
 مرحوم مغفور یہ صاحب بھن شناسی میں یگانہ اور مرصن دانی میں مشہور زمانہ ہیں  
 بیشتر علاج آنکھوں کا کرتے ہیں نابینا کو چشم زدن میں مینا کرتی ہیں گل زکس ان سی  
 چارہ یرقان چاہے تو بجا ہے اور صوبہ بر علاج خفقان کیو سہلی ان سی رجوع لائی تو ڈیبا ہے

## حکیم محمد علی خاں صاحب

تاجن لاشانی شخص امراض ابدانی ارسطو فطرت فلاطون حکمت مسیح الزمان حکیم محمد علی خان  
 ابن حکیم نصر الدین خان صاحب مرحوم یہ صاحب فن طب میں یکتا سی جہان اور مستعد حکمت  
 علامہ زمان ہیں انکا دامن اخلاق وسیع اور کثادہ ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ تواضع  
 و تکریم آمادہ ہے بالفصل نواب دالی دو جہانہ کی سرکار میں امور میں فن بکتا میں مشہور نزدیک

## شعرا می دھے

## جناب مرزا اسد الدین خان غالب

عزل سارستہ انجنگ سے بطوط شکستہ دہمنہ برورہ سر مست از سمنہ انظر باز

شاہد نامہ دانی خواص محیط توفیق ارشنامی بحر حقیق فصیح لہجہ المیع البلقا بادشاہ کشور  
فضاحت فرمانروای قلم و بلاغت خلاق معنائین لطیف موجدہ قافیہ و ردیف ناظم بی بد  
ناشر بی مثل زبدہ شعرائی جہان نجم الدولہ دبیر الملک نواب احمد خان بہادر —  
انکی کمالات کا اندازہ طرف خیالی سی بیرون اور محیطہ شمار سے اذون ہے معنی تازہ  
قابل الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عسوی سی معانی پر مردہ کو تازہ تر از گل بنانا  
حضرت ہی کا کام ہے انکے محاورات نازک تر بخوبی دایران خجل اور مصنائین پاکیزہ سے  
مزاج لطیف طبیان منفعل سودا کو انکے رشک سخن سے خون اور میر انکے کلام بلاغت نظر  
سے سرنگون زدوسی انکی عہد میں ہوتا تو مقتضاً رشک آج زندگے سے ماتہ و مہوتا حالت  
کلام سعدی انکی خوان فیض کے نمکخوار اور شیرینی زبان حافظ شیراز انکے مقال سے  
روزینہ دار جو جو خوبیان شعرائی مہلف میں کیسکے ساتھ مختص تہین وہ بالتمار حضرت کے  
ذات بابرکات میں موجود ہیں مصرعہ اچھے خوبان عہد دارند تو تہن داری + اولے  
شکر و آچام خاقانی ہر تہا ہے ہر ایک تلامذہ حضرت کا انوری نظامی کی کلام پر  
سو احتراض کرتا ہے نظم اس صاحب کمال کی رنگین تر از گل ہے نشر مطبوع تر از گل  
کلام معجز نظم حضرت سے پایا جاتا ہے کہ تمام ازل فی فن شاعری انکی ہی حق ہیں  
عطا فرمایا ہے قطع نظر اس کمال کے حلم اخلاق میں طاق مروت میں شہر آفاق  
ہیں سن شریف آجکا ۷۰ اور ۸۰ کے درمیان ہے چراغ سحری ہیں خدا بھسان  
سماعت میں فوق بالکل آگیا ہے جس کی کو کچھ عرض کرتا ہوتا ہی بذریعہ تحریر جواب زبانی حال کرتا

### نواب علار الدین احمد صاحب بہا

زنگ نہ اسی آئینہ سخن دانی مصقل مرارت مکنتہ زانی بیل خوش لہجہ گلزار سخنوری طوطی خوش  
بیان نیکو زار سبز پروردی رشک افزای کلام طہوری حسرت گرای مصنائین انور سے  
وہید العصر و الزمان نواب علار الدین احمد خان بہادر خلف الرشید نواب مستطاب

معلی القاب نواب امین الدین احمد خالص صاحب بھادر اعلیٰ کمالات کے کہنے کے زبان  
قلم میں کہاں طاقت ہی کلام معجز نظام آپکا ہمہ تن فصاحت و بلاغت ہی نثر ایسی کہ  
نظم نثر یا اور پھر نثر اور نظم ایسی کہ سک جواہر اس ہی نثر سار علاوہ اس کمال کے  
علم عربیے و انگریزے و تواریخ میں طاق بنیاد ہنر اوصاف خلق و مروت میں شہرہ آفاق

### نواب شہاب الدین احمد خاں بھادر

عندلیب شاخار فصاحت بیل بستان بلاغت سرآمد سخن گویاں جہاں سرتاج فصیحان زمان  
نواب شہاب الدین احمد خان بہادر متخلص بہ ثاقب خلف لصدق نواب فلک کاب جناب  
صنیار الدین احمد خاں صاحب بہادر یہ صاحب فن شاعری میں یکہ روزگار ہیں اور سیر  
ابن رئیس نامدار خلق و ہمت میں انتخاب علم و مروت میں لاجواب علم انگریزے میں  
استعداد کامل ہے سرکاری عہدہ انگریزی مجسٹریٹ حاصل ہے۔

### حکیم آغا علی خاں صاحب عرف حکیم آغا جان صاحب المتخلص بحش

رشک افزای سخن سنجان متقدمین مجملت وہ ہنر پروران متاخرین یتای جہاں حکیم آغا علی خان  
خلف الصدق محمد عیسیٰ خان صاحب مرحوم انکے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا  
اور شیرین زبانی میں لطف کلام جامی ہویدا قطع نظر اس کمال کے فن حکمت میں دستگاہ  
کامل ہے بعنائیت شافی مطلق دست شفا حاصل ہے جو مرعین لاعلاج حضرت سی جوع  
لاتا ہے وہ ایک ہی نسخہ میں شفای کلی پاتا ہے باوصف ان کمالات کے خلق بدرجہ  
غایت ہی اور مروت برتہ نہایت فقط

### مولوی امین الدین صاحب



عواصم بجز مختوری استثنای دریای معنی پروری مجمل چمنستان لفظ و معانی رشک افزا  
 کلام فردوسی خاقانی صاحب علم بالیقین مولوی محمد امین الدین تخلص بہ امین انہوں نے  
 اس فن میں ایسا کمال پیدا کیا ہے کہ کلامی متقدمین و متاخرین کو اپنی کلام سمجھ نہ سکتے  
 شید کیا ہے مضاحت بلاغت کا یہ طرز و انداز ہے کہ لطافت و ملاحیت کہ اوس پر  
 ہزار ناز ہے طلبا کو انکی ذات سی مددگاری ہی مصداق مصرعہ چشمہ فیض ہی کہ عاری ہے

ورامی انکی ادیبی بہت سی اہل سخن موجود ہیں کہ خبلی کمالات اور اصلا  
 جداگانہ بیاعت طوالت قلمبند نہیں کسی لہذا منتظر ختصار صرف نام  
 اور اسم گرامی اور انکی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں فقط

علامہ صحر اراؤ مرزا	یکتای زمان حکیم مجمل رسولخان	گنجینہ سخن مرزا قربان علی بیگ
متخلص النور شاگرد	متخلص بہ مجمل شاگرد شید	مالک تخلص شاگرد سید
خاقانی ہند استاد ذوق مرحوم مغفور	حکیم آغا جان عیش	طوطی ہند مرزا اسد اللہ خان بیگ
شرف سخنوں لالہ رامچند	سخن پیرا نواب مرزا متخلص	نازک خیال لالہ بہار علی
شرف عدالت	داغ شاگرد استاد ذوق	شاگرد استاد صاحب
شاعر بے نظیر غلام شکر	سر آمد شاعران جہان	محمد ظہیر الدین ظہیر شاگرد
متخلص بہ مبین	غلام رسول یران شاگرد ذوق	استاد ذوق مرحوم

خوش نویسیان دہلی

حافظ سید محمد امیر الدین میر بادشاہ

یہ حضرت خط نسخ میں استاد یگانہ اور مشہور زمانہ ہیں یا قوت رستم خان اگر ان صاحب کمال  
عہد میں زندہ ہوتا تو مقتضای شک سی آج ہیرا کہا کر زندگے سے نا تہہ و موتا جو حشر انکی  
قوم اعجاز رستم سی ملتا ہے وہ خوبے میں شل گل جمن ہے الف کے رستی قامت با  
جہان پر طعنہ زن ہے ہر نقطہ پر خال رخ خوبان نثار اور ہر ذرہ سے دائرہ آفتاب  
شرسار سحر مسلسل مثل زلف ہو شان زمان پچان اور کشش مدانندہ بروی محبوبان  
جہان کشان حروف کی نوک پلک بال سی بار یک تو آمدہ صوں میں بہت تہیک تہیک  
حدا کے تحریر انکے آگے بے تو قیر قاصد کے کتبہ پر انکا ادب نے شاگرد حرف گیر  
غرض اس فن میں حضرت کو دستگاہ کامل ہے جہتہ فیض ہیں ہزاروں کو فیض حاصل  
اس خاک کو بھی جناب کی خدمت بابرکت میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور انکے ہے  
نظر شفقت استادانہ راقم پر بر تہ نہایت

## مرزا احمد یار بیگ

انکو خط نسخ میں تمام خوش نویسیان جہان بر فوق ہے ہر ذرہ بشر کو انکی قطعات کے  
دیکھنے کا از حد شوق ہے سن شریف ۶۰ تک بیو چاہے مگر نور قلم کا وہی نقشا جو

## سید محمد ناصر وزیر

یہ صاحب نوا سی حضرت خواجہ میر درد قدس سرہ العزیز کے ہیں خط نسخ میں انتخاب  
تعلیق میں الاجاب مروت میں طاق خلق میں مشہرہ آفاق ہیں نقطہ

## سید حیدر حسین خان ابن سید علی صاحب

یہ صاحب خط نسخ میں یکتای جہان اور خط گلزار میں علامہ زمان ہیں اب ریاست ہیکار  
میں بجدہ مہتمم بندوبست سرفراز ہیں اور اوس سرکار میں نہایت معزز و ممتاز ہیں

انکی والد ماجد کو عہد شاہی میں حکومت تو بخانا نہ حاصل تھی علم عربی و فارسی میں دستگاہ کامل تھی

### سید محمد ناصر وزیر

یہ صاحب نواسہ حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ کے ہیں خط نسخ میں انتخاب اور خط نستعلیق میں لاجواب مروت میں طاق خلق میں شہرہ آفاق ہیں فقط

### مرزا عباد اللہ بیگ

یہ صاحب خط نستعلیق میں مشہور قریب و بعید ہیں اور سید محمد سیاح صاحب خوشنویس کے شاگرد رشید میر عماد اگر انکی قطععات کو معائنہ کرتا تو اپنے خوش قلمی کے دعویٰ کو بالائی طاق دہرتا روی زمین پر ایسا خوشنویس دیکھا نہیں سلف میں ایسا صاحب کمال آج تک نہا نہیں فی زمانہ ریاست پٹیالہ میں برسر کار ہیں عنایت الہی ہی صاحب عز و قار ہیں

### مرزا عبد الرزاق بیگ

یہ حضرت خط نستعلیق میں صاحب دستگاہ ہیں علی الخصوص کاپی نویسی میں تو بادشاہ ہیں آقا عبد الرشید اگر انکا کتبہ ملاحظہ فرمائی تو مثل آئینہ شد و حیران رہا جیسے فقط

### سید حممت علی

یہ صاحب فن خوشنویسی کی استاد ہیں نستعلیق میں میر عماد اور نسخ میں ثانی قداد

### مہر گنجان دہلی

بدر الدین علی خان صاحب

اماں آجک سناہین اس فن میں یہ صاحب بی بدل ہین نظیر اپنا بہین نہ کہتی نہ مٹل ہین باوجودیکہ  
ولایت انگلستان ہین بڑی بڑی صنایع اور مہود ہین مگر انکی انکی وہ محض پچھدان ہین۔  
ایک مرتبہ ٹکیتہ سیری پر نام جناب ملکہ مغطرہ دام اقبالہا کا کندہ کیا تھا او سکی جلد میں خلعت انعام  
ملہ تھا صاحب ملاک ہین اس فن کی لوگوں کی ناگہ ہین عمر انکی ۷۰۔۸۰ کے درمیان ہے  
جراغ سحری ہین خدا نگہبان ہے

### سید منور علی

یہ صاحب ہین اس فن میں گانہ روزگار ہین اور مشہور بمصارد و دیار ہین خط لہ تخلیق ہین  
شاگرد سید محمد امیر اور بنسج میں سید محمد امیر الدین سناسخ بی نظیر کے ہین فقط

### سید حسین علی

یہ صاحب ہین اس فن میں کیتا می جہان اور علامہ زمان ہین مواہیر عدالت و جبر اس وغیرہ  
دور دور سے انکے پاس کندہ ہونیکو آتی ہین اور نہایت خوشخطی کندہ ہوا انکی پیشینگی جاتی ہے

### مصوران تصویر و نقشہ

### محمد سمیع خان

یہ صاحب فن مصوری میں استاد لائٹانی ہین اپنی وقت کی گویا ہزار دہانی ہین غرض  
کیتا می روزگار ہین صورتگران جہان انکے طرح داری کے چربہ نگار ہین فقط

### محمد فضل خان

انکا نقشہ دیکھ کر ونگ ہین اپنی ہمسردن مین بادا ہش دفرنگ اور شائق پنگ ہین فقط

## منظر علیخان

یہ صاحب پہلی تصویر عمدہ بناتی ہتی معصوران جہان کو اپنی صنعت سی شہر ماتی ہتی اب  
اوس سی تائب اور دست بردار ہین مگر نقشہ کشے مین یگانہ روزگار ہین فقط

## مرزا شاہ رخ بیگ

فن تصویر مین بی بدل اور نقاشی مین ہمیش مرزہ چشم حور اگر انکا موسی قلم ہتی تو بجای  
اور بیا من گردن پری اگر انکا صفحہ ہو تو زیبا ہے فقط —

ورامی انگلی اور بہت سی صاحب ہی فن معصوری اور نقشہ نویس مین طاق اور شہرہ آفاق  
ہین کہ خلیک حالات سبب طبع کی قلم انداز کر صرف نام نامی اور اسم گرامی اونکی درج ذیل کئی

محمد ابراہیم

فتح علی خان

محمد علیخان

قمر الدین

## علمای دین متین

### مولانا سدید الدین خان

صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی فضل الکرام اشرف المقام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی  
بیر طریقت زندہ فقہای ہن ان جناب مولانا سدید الدین خان صاحب خلیفہ الرشید فضل العزلا کمال الکمل  
مولانا رشید الدین خان صاحب یہ حضرت عالم باعمل مبرا از حرم اعلیٰ ہین تدریس و تعلیم طلبا مین  
مرگرم رہتی ہین شب روز عبادت معبود حقیقی مین بسر کرتی ہین — حدیث و تفسیر مین ایسا پاکیزہ

### مولانا نواب قطب الدین نجی صاحب

فضائل پناہ کمالات دستگاہ رنگ چہرہ فضیلت آبروی شریعت جامع معقول و منقول مادی و معنوی و اصول و فروع اہل کمال خلاصہ ارباب فضل و افضال سرگروہ علمای جهان مولانا بالفعل و لا بالکلام نواب قطب الدین نجی صاحب خلف الرشید نواب غلام محی الدین خالص صاحب آپکی اجداد و اولاد عالیہ خاندان الادب و ادب و ممتاز تہی اور جلیہ شان عصر کے حضور میں مبنی بجا صاحب جلیہ سرفراز ربیعہ انبی فائزات بابرکات سی ہزاروں آدمیوں کو فیض حاصل ہی ادنیٰ ادنیٰ شاگرد آپکا علم فقہ و حدیث میں کامل ہی اخلاق آپکا مشہور عام ہے اور آپکی فائزات فیض آیات سی رونق دین و اسلام ہے دو مرتبہ آپنے حج بہہ کیا ہے کسے کا احسان سر پر نہیں لیا ہے فقط۔

### مولوی کریم الدین صاحب

جامع فضائل ظاہری باطنی مجمع کمالات صورتی و معنوی بادشاہ کتب و فضیلت فرمانروای قلم و طبع حقیقت آگاہ مولوی محمد کریم الدین صاحب انکی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ خارج از تقریر و زائد از تحریر ہیں پایہ محبت آپکا بلند ہی اور سلوک آپکا حق پسند علم منطق و حکمت میں طاق ہیں اور خلق میں ہرگز

### مولانا محمد نذیر حسین صاحب

یہ حضرت عامل کمال فاضل اجل جامع صفات پسندیدہ منبع اوصاف حمیدہ بہم صفت موصوف ہیں خصوص علم فقہ و حدیث میں مشہور و معروف ہیں سلسلہ تدریس کا حضرت کی ذات بابرکات سی جاری ہی باوجود ان کمالات کی مزاج میں انکے نہایت معجز و انکساری ہی یہی ہی معتقد دین داری ہی ہے

### مولانا عبد الرحیم صاحب

یہ حضرت جامع کمالات صورتی و معنوی اور نکتہ سنج حدیث نبوی ہیں آپکی اوصاف میں نہ زبان کو طبع تقریر ہی اور نہ قلم کو یاری تحریر دلائل عقلیہ اور فہم کو آپکی طبع و قادی اعتبار اور علوم ادبیہ آپکی زبان الہی سی افتخار خلق و علم کا کچھ حجاب نہیں سحر البیان میں رومی زمین پر انکا جواب نہیں فقط

### مولوی سبحان بخش صاحب

فضیلت ماب کمالات اکثرا کاشف دقاوۃ معنیہ اذواقہ خفاوۃ ذروہ و صول مولانا

بالفصل اولانا مولوی سبحان بخش صاحب مدرس عربی انکو علم فقہ وحدیث میں دستگاہ کامل  
ہے طلبہ کو حضرت کی ذات فیض حاصل رہی تھے ہزاروں آدمی فیض پاتی ہیں اور علم کی بدولت کمال پائی

### مولوی حفیظ احمد خاں صاحب

یہ حضرت علم و فضل میں علامہ چہاں میں ادخال میں یکتا ہی مانا انکی علم کا شہرہ چارواں گلی میں ہے اور علم انکا سبکو پسند

### مولانا سید خواجہ ضیاء الدین صاحب

زبدہ فقہایں چہاں اسوجہ پائی مانا عرف العرفا فضل لفضل تو تکر صورت درویش سیرت انسان سیکر  
فرشتہ صفت واعظی بدل فقیہہ بمثل محقق مسائل دین موسسانی شرع متین حافظ خواجہ سید محمد ضیاء الدین  
آپکی علم و فضل کا بیان حیطہ تقریری افزون اور حیرت خیزی بزدن ہی ہر جمعہ کو مدرسہ حسین بخش میں وعظ  
زمانی ہیں صدیاسلمان لجد اوامی نماز جمعہ مانا آتی ہیں بہر حال آپکی ذات فی زماننا بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے  
کہ ایسوں ہی سی سلام کی زینت ہی قلم و نظر علم و فضل کی خط نسخ میں ارستاد و یگانہ ہیں اور خلق و مروت میں مشہور

### مولانا سید احمد خاں صاحب

عالم العلماء فضل لفضل حدیقہ فضل و فضل منظر جاہ و جلال سرآمد مورخان مولانا سید احمد خاں  
مخاطب بک خطاب جواد الدولہ بہادر قلم کو طاقت نہیں کہ انکی اوصاف حمیدہ ہی ایک حرف لکھی زبان کو  
یا راہنیں کہ انکی محامد پسندیدہ ہی ایک لفظ کہی منصفیارت سرکار انگریزی ہی حاصل ہی ہے  
اور عدل گسری کی طرف از حدائل ہی علم ریاضی وغیرہ میں ہی استعداد تام ہی باوجود اس مخاطب مراتب کی علم

### مولوی محمد ہاشم صاحب

فاضل اجل عالم باعمل شاعر بی مثل مفتی بی بدل خلق مجسم مولوی محمد ہاشم صاحب بی حضرت  
فقہ وحدیث میں استعداد کافی اور علم مباحثہ و مناظرہ میں دستگاہ وافی رکھتی ہیں  
خلق و مروت بدرجہ اتم ہے فصاحت اور بلاغت انبر ختم ہے فقط —



ہو علی

حصہ دوم

حالات وزراری اودہ میں

بعد اختتام حالات فرمانروایان ہند کی مناسبت مہوار کے مختصر  
 حالات وزراری اودہ کی یہی موصوفہ ویر کہ جو عہد شاہان ہندی  
 وزارت کے منصب داروں کی حاصل ہوا اور بعد چند تکی و بیجاہ شہنشاہ  
 انکساری خطاب عطا ہوا لکھی جاوین لہذا کتابت اور عصر مصنف کی تالیف  
 نسخہ کو کہ خود سے مالک نسخہ مختصر حالات اخذ کر کے جمع کی جاتی ہیں مہربان





شهبه نواب سعاد تخان  
برهان الملک

## نواب سعادت خان برہان الملک

صوبہ اران اودہ کی ریاست کامورث اعلیٰ بیہ نواب ہوا۔ کہتی ہیں کہ اصل نام اسکا میر محمد امین تھا اور بیٹا نصیر نیا پوری کا۔ ۱۲۷۸ھ میں بعہد بہادر شاہ بادشاہ وار شاہجہان آباد ہوا۔ اور بعہد محمد شاہ بادشاہ ۱۲۸۷ھ میں جبکہ شاہجہان آباد میں شہنشاہ نادر شاہی برپا ہوا تو اس وقت میں بیہ مقرب درگاہ بادشاہ ہو گیا اور اس ہی عہد محمد خدشتین نمایان ہوئیں۔ چونکہ بی انتظامی صوبہ لکھنؤ میں اس زمانہ میں حدسی گزری ہوئی تھی یعنی شیخ زادوں نے کہ جبکہ خاندان میں پشت پشت سی خدمت صوبہ داری اس ملک کی چلی آتی تھے اور زمیندارانہ اس ملک پر قابض و مصرف تھی آمدنی محاصل خود خورد و برد کرتی تھی ایک طرح کا معندہ اوٹھا رکھا تھا اور لوٹ کھسوٹ پر کمر باندھ لیا اس واسطے بادشاہ نے بنظر خیر خواہی اور حسن کارگذاری اسکو لائق فائق دیکھ کر صوبہ داری اودہ پر مامور فرمایا۔ اسی نہایت جالا کی اور مردانگی اور حکمت علی جو جو لوگ معند اور خود سر تھے سبکو تہ تیغ بیدریغ کر کے نیست و نابود کر دیا اور ملک اودہ پر بخوبی تمام مسلط ہو گیا کی طرح کا خرخشہ باقی نہ رہا۔ اس کے خیر خواہی اور کارنامے بادشاہ کو نہایت پسند آئی اس کے عہد صوبہ داری میں محاصل اس ملک کا پچاس لاکھ روپیہ تھا زندگی نی وفات کے ۱۲۸۷ھ میں بمقام دہلی وفات پائی۔

### تاریخ وفات

ہوئی جہدم کتاب بجد عمر + ادیب مرگ کی ماہون سی اتر + پی تاریخ کی جو فکرشایان + ہوا سال اسم ہی سی انکی اظہر + قلم نے دال ملفوظی کی اعداد + کسی اسم سعادت خان پائی

شہید نواب منصور علی خان صدر جنگ



نواب منصور علی خان  
صدر جنگ

بعد انتقال نواب برائے الملک کی راجہ بھیرمی مین بہادر شاہ بادشاہ کی حضور  
نواب منصور علی خان خدمت صوبہ داری اودھ پر مقرر ہوا اور منصب وزارت  
بہرے حاصل کیا کہتی ہیں کہ یہ نواب بڑا دلیر اور صاحب تدبیر تھا۔ جبکہ احمد خان  
ابدالی نے شہنشاہ کی ہندوستان میں شورش برپا کی تو اس نواب نے

بروقت بہادر شاہ بادشاہ کی خوب داد و ستاحت دی اور اسی خدمت کی صلہ میں  
 منصب وزارت حاصل کیا مگر اکثر امرا و اراکین سلطنت کہ جو ہتہا پست سی  
 مقرب درگاہ بادشاہ کی تھی اسکی وزارت سی ناخوش ہوئی اور دربی تخریب ہی  
 اس نواب فی راجہ نولراؤ کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود ملک اودہ سی شاہجہان آباد  
 میں بجنور بہادر شاہ بادشاہ حاضر رہا۔ بعد چند روز کے پٹھانوں نے اودہ میں  
 شورش اوٹھائی راجہ نولراؤ اس ہنگامہ میں مار گیا اس نواب فی باعانت  
 سو بیج مل جاٹ وغیرہ کے مقابلہ پٹھانوں کا کیا اس معرکہ میں بہت کشت و خون  
 آخر ہم نواب باستعانت مرہٹوں کی فتحیاب ہو کر پھر دہلی میں واپس آیا اراکین سلطنت  
 نے بادشاہ کو اسکی طرف سی آشتی کر رکھا تھا جبکہ ہسنی نظر بادشاہ کی اپنی طرف  
 غیر دیکھی تو بہت گھبرایا آخر کار تنگ ہو کر فیض آباد دار الحکومت لکھنؤ میں سکو  
 پذیر ہوا ۱۵۔ برس تک وہاں بعیش و آرام بسر کر کے ۱۹۵۹ء میں وفات پائی  
 اور نعش اسکی شاہجہان آباد میں قریب شاہ مردان کے کہ مقبرہ منصور علی خان  
 مشہور ہے دفن ہوئی اور بہتخوان کربلائی معسلے کو بھیجے گئیں اور مقبرہ و سکا  
 عمارت سنگ مرمر و سنگ سرخ وغیرہ سے بڑا عالیشان بنا ہوا قریب شاہ مردان  
 جہڑ باغ کے موجود ہے ایسے عمارت بہت کم دیکھتے ہیں آئے ہے فقط۔

نواب شجاع الدولہ بہادر



نواب شجاع الدولہ مخاطب جلال الدین محمد شجاع الدولہ بہادر  
ابو منصور خان اسد جنگ قدوسی احمد شاہ بادشاہ

یہ نواب اسم با سنی تھا ۱۱۸۷ھ ہجری میں ۲۶ برس کی سن میں صوبہ اودھ بمقام فیض آباد میں  
سند نشین ہوا۔ ابتداً حکومت میں نہایت عیاسن اور کاروبار ریاست سے از حد غافل تھا  
اس سبب سے کارپردازان ریاست نے چاہا کہ اسکو حکومت ریاست سے خارج کر کے

نواب محمد قلی خان برادرزادہ صفدر جنگ کو مسند نشین کرین۔ مگر بہو بیگم فی او نکو اس تجویز سے باز رکھا۔ اور نواب کو فہائش کی کہ اس قدر غفلت رئیس کیو سطلی نازیا ہے پھر تو اسنی پردہ غفلت کا گوش ہوش سی اوٹھا دیا اور خوب محبت کو مصروف انتظام کیا۔ اس عرصہ میں بھد شاہزادہ علی گوہر شاہ عالم مرہٹوں و حیرہ نے باز سٹا را کین دہلی کی جمعیت کثیر اور جم غفیر قریب پچیس لاکھ آدمی کی یورش کی۔ اس مفندہ کا حال شنکر احمد شاہ درانی بارادہ ملک امداد بادشاہ دہلی کی ہندوستان میں آیا اور صوبہ داران شاہی کو طلب کیا چنانچہ یہ نواب بھی لشکر احمد شاہ درانی میں پہونچا اور بعد تجویز و مشورہ احمد شاہ کی مقام پانی پت میں مرہٹوں سی مقابلہ کیا اور سخت معرکہ ہوا حتی کہ مرہٹوں کو شکست فاش دی غرض کہ ایسی ایسی ہنگامہ سکی عہد میں کئی مرتبہ برپا ہوئے کہ اونکا حال طول طویل ہی بلکہ دو مرتبہ سرکار انگریز سے سے بے مقابلہ ہوا۔ آخر کار سرکار انگریزی سی یہ قرار داد ہوا کہ اس ملک کی بقدر آمدنی ہوا اسکے محاصل سی فی پت چہ آنہ خزانہ سرکار انگریز سے من داخل ہوا کرین اور حکم احکام نواب کا بدستور جاری رہی اسکے عہد میں آمدنی اس صوبہ کی دو کروڑ و ستر لاکھ روپیہ کیے تھے ۱۹ برس حکومت کر کے ۲۴ ذیقعد ۱۱۷۸ ہجری میں داعی اجل کو لبیک کہا فقط۔



✦ نواب آصف الدولہ ابن شجاع الدولہ بہادر ہر جنگ

۴۲ء دہلی قلعہ شہ "ہجری کو مقام فیض آباد میں ۲۷ برس کی سن میں  
مسند نشین صوبہ اودھ ہوا۔ تاریخ مرشدی گشت از پای آصف الدولہ  
رونی سند وزارت بند + اس نواب کے ذمہ تمام عالمگیر شہر



جنگو دی موئے او سکود می آصف الدولہ اب تک لوگوں کی زبان زد نزدیک و دور  
 ہے اسکے عہد میں لکھنؤ کے آباد سے زیادہ ہوئے اور سبب زیادہ آباد  
 ہونی کا یہ ہوا کہ اوس زمانہ میں شاہجہان آباد میں عذر برپا تھا دکن میں  
 باہم مرہٹوں اور ٹیپو سلطان کے ہنگامہ تھا اور رحبتان میں ہلکے اور نوابوں تک  
 فی زلزلہ اوٹھا رکھا تھا۔ پنجاب میں سکھوں فی شورش برپا کر رکھے تھے۔  
 غرض ہندوستان میں ایک سراسیمگی اور پریشانی تھی صرف ملک اودہ  
 میں ایک صورت امن کی تھی۔ پس اکثر عہدہ لوگ کچھ سبب امن اور کچھ عیش  
 خیال فی امنی نواب مذکور کے لکھنؤ میں جا رہے اور زبان اردو کو دہلی والوں  
 نے لکھنؤ میں جا کر خوب رونق دے۔ اس نواب کی عہد میں سبب قلت آمد  
 و کثرت خرچ کے منجملہ چہ آنے سے جو محاصل صوبہ سے نئے روپیہ خزانہ سرکار  
 انگریزی میں داخل ہوتے تھے وہ آئے معاف ہوئے اور سوداگران انگریزوں  
 سے محصول لینے کے اجازت ملی اور یہ انتظام یہاں اوسے زمانہ میں ہوا  
 کہ کوئے انگریز بدون وساطت رزیدنٹ کے نواب سے ملاقات نہ کرنی چاہیے  
 ۲۳ برس کئے پہینے حکمرانے کر کے ۲۸ ربیع الاول ۱۱۸۱ ہجری کو  
 ۵۸ برس کی عمر میں جہان فانی سے ملک آباد والی کو جلد یا غلط

انا لله وانا الیہ راجعون





نواب مرزا وزیر علی خان بهادر

۲۸ ربيع الاول سنة ۱۱۹۹ هجرى كومت صوبه اوده پريشاهى اسكى مزاج مين  
نخوت بدرجه كمال هتې اراكين دولت اسكى كومت سى ناخوش هوى اوده صاجان

صدر فی نواب سعادت علی خان کو متوقع اس حکومت کا کیا تھا۔ آخر حمایتِ ریاست کے  
ایک محضر بدعینہوں پر ثبت مواہیر ہو بیگم و دیگر اراکین و افسران فوج و حیزہ طیار کیا  
کہ یہ نواب وزیر علی خان نواب آصف الدولہ کا فرزند صلیب نہیں ہے۔ مہتر  
جان شور صاحب فی حسبِ عدہ اس نواب کو نظر بند کر کر روانہ بنا رس کیا اور تین لاکھ  
روپیہ اسکی مصارف کیو سہلی اس ریاست سی مقرر کر دیئے وہاں مطلق العنان  
را کیا اور علی بہادر خان رئیس بوندیل کھنڈ اور گٹائین بہت بہادر اور کٹر سینہ سپہ  
سے رسم خط و کتابت جاری کی اس سبب وہاں بھی اسکا اخراج ہو کر کلکتہ میں  
جائیکا حکم ہوا۔ ایک روز چیری صاحب سی کہ جو وہاں کا بڑا صاحب تھا باتون ہاتھن  
بگڑ گئے اور چیری صاحب کو سنی جان سی ہلاک کر ڈالا اور بچان واحد بہاگ کر  
بعد اوقت و پریشانی ریاست جیپور میں پناہ گزین ہوا۔ والی ریاست فی حبث  
خوف سرکار انگریزی کی گرفتار کر کے انگریزوں کی حوالہ کر دیا اور بھرت  
سرکار انگریزی کلکتہ میں بھیجا گیا اور وہیں قید و نگ میں مر گیا۔ اسکو  
مسند نشینی وزارت کا اس کشمکش میں کچھ بے لطف حاصل ہوا۔ اور  
رعایا کو اس کے عدالت کا کچھ حال معلوم ہونے پایا فقط۔



## میں الدولہ ناظم الملک نواب سعادت علی خان بہادر مبارک

یہ نواب نہایت عقلمند و فہیم و متین تھا۔ نواب آصف الدولہ فی مصلحت وقت اپنی  
 عہد میں اسکو بنارس میں رہنے کی اجازت دی تھی اور تین لاکھ روپیہ سالانہ  
 دہلی خراج کی ریاست لکھنؤ سے اسکو ملتا تھا ایک مرتبہ ہنسلی کلکتہ میں جا کر  
 صاحبان کونسل سے دعویٰ ریاست آبائی کا کیا صاحبان کونسل نے اسکی دعویٰ کو

تسلیم کر کے امیدوار وقت معلومہ کا کیا جب نواب آصف الدولہ فی انتقال کیا اور وزیر عینان کی  
 سند نشینی کی خبر اسکو پہنچی تو نہایت ملال ہوا چند روز کی بعد خبر گرفتاری وزیر عینان کی سنکر شاہان  
 و خان داخل لکھنؤ ہوا اور اول بیوی یکم حبیب کو نذر دیکر یکم جنوری ۱۱۹۹ء مطابق سوم شعبان ۱۲۱۸ ہجری کو  
 حسب دستور معمول ۴۵ برس کی سن میں سند وزارت پر بیٹھا تاریخ سند نشینی خداوند امین الدولہ  
 در دہر حکومت راضد سی سال باشد ۶ خرد سال حبوس سندش گفت ۶ بجہ چھٹت مقابل باشد ۶ اکثر  
 ارکین یاست اسکی وزارت سی ناخوش ہوی مگر گہایت محبت تھا اپنی دشمنوں کو خوب باتنا تھا ایک مرتبہ سنی پنا کوئل کو  
 رواد کیا اور در خواست متاجری عام قلم و سرکار کی مثل سرکار کپنی اگر زیر بار کی گزندانی بادشاہ لندن فی اس  
 منظور فرمائی کہ اٹھارہ کروڑ روپیہ پیشگی اگر داخل سرکار کر دے تو یہ صورت ظہور میں آوی مگر اس سی استعداد نہ  
 ممکن ہو سکا۔ جب لاٹوینگ صاحب در گور زہند ہو کر آئی تو اسکی مقبالت کی ہستی کی گھنیل ہوی یہ دیکھ کر اس  
 ۴۵ دن ہو کر علانیہ زبان پر یہ کھلا تا تھا کہ حق تعالیٰ نے تمکو سمجھا دیا۔ وہ لوگ کہ جو اسکی نظارت سی ناخوش  
 خائف ہوی یا یکروز شب کو بعد تناول طعام گوشت کی پختی لایا اچھے سرال کی تہہ سی پکیر پکیر آرام کیا یعنی اس کے  
 حق میں ہم قاتل ہو گئی ہر چند کہ ہمیں پہلے دانتیں ہیں مگر ہر حال جان برہنوا۔ ۲۲ ربیع الثانی ۱۲۱۸ ہجری کو چھٹی  
 کل ہو گیا تاریخ وفات ناگہان طلت از میان نمود ۶ زینت افزا شد بعد در سن ۴۶ سن شیندم سال  
 تاریخ خونت آہ شگلج ستاد زمین ۱۴۰۔ برس ۹ پہنچے حکمرانی کر کی جنت آرام گاہ خطاب پایا ۶



غازی الدین حیدر بہادر

بعد وفات نواب سعادت علی خان کی ام برسر کی عمر میں غازی الدین حیدر  
مسند حکومت پر بیٹھا تاریخ مسند نشینی وزیر غازی دوران و رستم آفاق  
زہی جلوس وزارت نمود بادل شاد + نذر رسید ز مالک مہن کہ تاریخش + بگو سعید بتو

دایما وزارت باد + یہ نواب عیش دوست از حد تھا بقدر روپیہ نواب سعادت علی خان  
 خون جگر کہا کر جمع کیا تھا تمام و کمال عیش و عشرت و طیاری عمارت میں کوڑیوں کی  
 طرح خرچ کر ڈالا اور اسکی عہد میں غزل نصیب نایبون کا بہت رہا اور اپنی دشمنوں سے  
 خوب غبار دل نکالا ایک ایک کو اسکی سزا کی لائق پہنچایا - ہر کہ آمد عمارت  
 ساخت + رفت منزل بدگیری پر دخت + شعر و سخن میں طبیعت بہت ساتھی  
 اور شاعروں کا نہایت قدردان تھا - ۲۷ ربیع الاول ۱۲۳۲ ہجری کو ۵۶ برسی  
 سن میں بعارضہ اسہال خونی محل میں وفات پائی امام باڑہ نجف اشرف میں  
 کہ جلوب دریا بنوایا تھا دفن ہوا القبر خلد مکان پایا تاریخ وفات  
 از وفات جناب شاہ زمین + گوہر عالمی ہلاک شدہ + دہر گردید ہر ماد و رخ + بہشت  
 آن جناب پاک شدہ + دیدہ ناشد بیا تمش فناک + سینہ با آہ دردناک شدہ +  
 رفت امان صبر از دستم + جیب صبر و شکیب چاک شدہ + گشت تاریخ معرفت  
 ای بسا آرزو کہ خاک شدہ + کرنیل جان بلی صاحب استرنجی صاحب ریپر صاحب  
 مئین صاحب مارونٹ و کٹس صاحب اسکے عہد میں رزیدنٹ رہے - اور ایک  
 کہ درستی لاکھ روپیہ کا محاصل تھا ۱۵ برس حکمرانی کی معتمد الدولہ نائب سردار  
 قمر الدین احمد خان مرزا حاجی محمد افین کار پر دازستہ - اور سات ہزار سوا  
 اور اکتالیس بلٹن تہین فقط —



## نواب نصیر الدین حیدر بھادر

یہ نواب بعد وفات غلام مکان غازی الدین حیدر کی بمقام برصغیر الاول ۱۲۳۳ھ بمقام  
 ۲۵ برس کی سن میں مسند حکومت پر بیٹھا تاریخ مشہور برتواری بادشاہ  
 فیض سان عالم + تخت این مملکت ہند مبارک باشد + سال تانچ جلوس طرب افزا



بشنو + جہاد دان سلطنت ہند مبارک باشد + یہ نواب اپنی وقت کا سخاوت میں  
 حاتم اور سباحت میں رستم تھا شکار سے زیادہ تر شوق تھا۔ اسکی عہد میں  
 بھی عزل منصب نائبوں اور کارپردازوں کا زیادہ رہا مخالفوں نے بادشاہ بیگم  
 اور نواب میں دراندازی کر کر شکر رنجی کرادی بادشاہ بیگم معہ مناجان فرزند پنی  
 کے الماس باغ میں سکونت پذیر ہوئی نواب نے ایک شہتار دیا کہ مناجان  
 میرا بیٹا نہیں ہے۔ سوای بادشاہ محل کے اور بھی کئی محل تھے مگر قدسیہ محل کا  
 سب سے زیادہ ترقی یافتہ تھا کہ وہ کسی رنج میں ہیرا کہا کر مر گئے۔ بادشاہ محل  
 کچھ فوج پیادہ و سوار بہرتی کی اور ولیمین ارادہ کیا کہ مسند حکومت بزور لیسنگے  
 اس نواب کی عہد میں عمدہ عمدہ امرا اور مشیر تدبیر تھے بعض منکر امون نے براہ  
 و غابازی اس نواب کو زہر دیا یا بعض کا قول ہے کہ وہ ہنیا مہری نے زہر دیا  
 اور بعض محقق کا بیان ہے کہ صاحب ریڈنٹ نے اسکی حرکات ناپسند کر کے زہر دیا  
 موصوفی ۳۰ رجب الثانی ۱۰۳۳ ہجری مطابق ۱۰۳۳ م جمیعہ کے دن ۳۵ برس کی  
 سن میں وفات پائی اور اپنے کربلا میں کہ جو اوس پار دریا کی گومتی کی ہوا  
 تھی دفن ہوا خلد منزل لعل پایا دس برس پانچ روز حکمرانی کی تاریخ وفات  
 رفت شاہ جهان سلیمان جہاد + سوئی حبیب زمار گاہ اودہ + ہاتھی گھنٹ از  
 سرفسوس + بابر رفت بادشاہ اودہ + فقط





رفیع الدین حیدر محمد مهدی مرزا فریدن بخت بہادر

عرف مناجان

بعد وفات بغیر الدین حیدر کی کرنیل جان لوصاحب نے ڈنٹ فی مسند نشینی کیواسطے

نصیر الدولہ کو تجویز کر کے ایک کاغذ اس مضمون کا اسکے پاس بھیجا کہ جو کچھ نواب  
 گورنر جنرل بہادر جہد نامہ جدید تجویز فرما دینگی ہم اس جہد نامہ پر بلا تاخیر  
 کر دینگی چنانچہ اسنی اس شرط کو منظور کیا ہنوز یہ گفتگو کر سی نشین مطلب نہیں ہوئی تھی  
 کہ بادشاہ یگم باوجود مخالفت کی معہ مناجان اپنی فرزند کے با فوج کثیر آئی کرنیل جان لو  
 صاحب کے سامان جلوس مندر نشینی نصیر الدولہ میں مصروف تھا بہت گھبرا یا اور سر  
 فوج کو حکم بھیجا کہ بادشاہ یگم کو مخالفت کر دے کہ یہاں نہ آوی ورنہ پتھر ہو گا ہر چند کہ افسران  
 فوج فی یگم کو فہمائش کی کہ اس حرکت سی باز آوی مگر وہ کسی سنتی تھی ہوا کی گھوڑی پر سوار تھے  
 بزور قیل دروازہ توڑ کر معہ فوج مکان سلطانی میں در آئی اور کرنیل جان لو صاحب کو  
 قید کر لیا اور دیگر امرا یان کو بھی معہ نصیر الدولہ کی نظر بند کر لیا اور مناجان اپنی فرزند کو کہ اس  
 زمانہ میں ۱۴ برس کا سن تھا تخت پر بٹھادیا اور توپین سلاکی ہر سوئی لگیں ناچ رنگاڑ و نظرف شروع ہوا  
 سامان خوشی کا موجب ہوا اور وقت کرنیل جان لو صاحب پر عجیب حکا ہنگامہ تھا آخر بادشاہ یگم فی مصلحت  
 دیکھ کر کرنیل جان لو صاحب قیدی لائی دیکر کہا کہ تم مناجان کی شہینہ کا اتوار کرو سنی ہی اس وقت تجاہل  
 عارفانہ یگم سی گفتگو لایم کرنی شروع کی اور منتظر فوج سرکار انگریزی کی راہ کہ جو حالت نظر بندی میں طلب کے تھی  
 اثنای اس گفتگو کی فوج سرکاری ہی موجود ہوئی اور یگم سی محرک کارزار گرم ہوا ۲۰۔ آدمی یگم کی طرف کے  
 اور تین آدمی سرکاری خمی ہوئی انجام کار یگم معہ مناجان کی گرفتار ہو کر چار گدہ کو بھیجی گئی و نیز چار سو روپے  
 کی سہمی مقرر ہوا ۱۶ محرم ۱۲۶۳ ہجری کو مناجانی اور ۲۳ صفر ۱۲۶۳ ہجری کو بادشاہ یگم فی ہی دہن انتقال کیا



## نصیر الدولہ محمد علی شاہ

جو کہ باہم فوج سرکاری اور بادشاہ سلیم کے معرکہ کارزار گرم ہوا ہندو لغتیں مقتولوں کی بارگاہ سلطانی سی اوٹھنی پنائی تھیں کہ صاحب کلاں بہادر نے محمد علی شاہ کو - ۲۷ -  
 ربیع الثانی ۱۲۳۵ ہجری کو پھردون چڑھتے ۹۰ برس کی سن میں نظر بندی سی نکال کر  
 تخت حکومت پر بٹھایا اور لفظ بادشاہ اودہ حسب ایامی سرکار گورنمنٹ زبان سی

فرمایا تدرین گدزین برین معمولے ادا ہوئیں اور اوس عہد نامہ جدید پر کہ جو سنگام پور  
 منشی دینی تحریر پایا تھا محمد علی شاہ سے دستخط کرالئے اور لغتین مقتولوں کی دریا میں  
 بہنو اودین تاریخ منشی دینی شہ عرش نگین فلک اقدار + چوگر ویدلٹ پنا  
 اودہ + سروش از سر دولت آواز داد + محمد علی گشتہ شاہ اودہ + یہ بادشاہ نہایت  
 مخیر اور فیاض تھا لاکھوں روپیہ درگاہ حضرت عباس کی تریم اور درستی نہر اور در و صند  
 حضرت خرقہ طبری میں صرف کئی اور ہزار روپیہ مہینا اودن ہندی لوگوں کی وسطی مقرر کیا  
 کہ جو کہ بلانین زیارت کو جاتی ہیں عمارت حسین آباد انکی بنوائی ہوئی یادگار زمانہ ہی  
 کہ آج ایسی عمارت زوی زمین پر نہیں اسکی عہد میں آمدنی ملک کے ایک کروڑ پچاس لاکھ  
 کے تھے اور ۳۴ ہزار فوج پیادہ اور ۳۳ ہزار سات سو فوج سوار تھی۔ تمام کاروبار  
 ریاست کے بباحث کبر سننے والی ریاست کلی مشورہ رزیدنٹ ہوتی تھی بلا مشورہ  
 رزیدنٹ کی کوئی امر نہیں ہوتا تھا۔ ۵ ربیع الثانی ۱۲۵۸ ہجری کو ۶۸ برس  
 سن میں مبارکہ تپ محرقہ قضا کے اور حسین آباد میں دفن ہو کر فردوس منزل  
 کہلایا۔ تاریخ وفات۔ رفت شاہ اودہ بملک قدس +



ابولہ ظفر مصلح الدین شہریار جاہ سلطان عادل  
خاقان زمان محمد مجد علی شاہ

۵۔ سرپرست و سلطان شہزادہ کوہلی کی دن تخت نشین ہوا اور سوم معمولی محل میں آکر بیٹھ  
تاج پہنچا جس پر شاہ غازی، تاج محمد علی، میر سہار، شرف انجم، سپاہ، داد و دیہ علی

چو نوشیروان + ثانی دارا و سکنہ رنجیہ + ناصر دین دافع کفر و ظلام + دادرس  
 عالم و ظل آلہ + خجسم از ماہ ربیع دوم + ساعت فوخندہ بوقت پگاہ + ساخۃ تخت  
 شرافت جلوس + از بدو سبط رسالت پناہ + ساخۃ الفت پی تاریخ فکر + تالو پوش  
 بایردان بارگاہ + مصرعہ جریبۃ زماقت شینہ + تاج داورنگ مبارک بشاہ +  
 ہکواہنی مذہب امامیہ کی ترقی و ترقی نظر تہی اکثر ہندو مسلمان سنت جماعت اسکی عہد میں  
 شیعہ ہو گئی اس بادشاہ کو تصدیب ہی از حد تھا عدالت کار و بار متعلق مجتہدان وقت کی تھے  
 دوم دہائی کورمی باری وغیرہ کو اسکی عہد میں عروج ہوا عوام فی اسکو قدردانی اور  
 واہ واہ کی فکردن سی خوب لومنا تعزیر داری بڑی ہوم سی ہوتی تھی سکنہ ہجری میں ۲۶  
 یوم شنبہ کو بانچ بجی دہلی ۲۸ برس ۵ مہینی ۱۲ دن کی سن میں مبارک سلطان  
 شہنشاہ کی درمیان میں قضا کی اور مینہڈ ہو خان رسالدار کے چہاونی میں دفن ہو کر  
 جنت مکان لعب پایا تاریخ وفات شاہ عادل نیک خلعت نیک سیرت نیک خو + ترک دنیا کرد  
 دروہای مایان شد قتل + از سر و من خیب پرسیدم چو تاریخ وفات + گفت شد امجد علی  
 جنت مکان و جہل جوت + اور یہ سکہ اس بادشاہ کا جاری تھا + سکہ +  
 درجہان زد سکہ شای بناید آلہ + ظل حق امجد علی شاہ زمین عالم پناہ + اسکی عہد میں  
 بھی غزنی نصیب + پردازون کا بیت رہا اور باہم کارکنان سلطنت کی اکثر تاجانی رہا

شہید واجد علی شاہ بادشاہ ۱۰۱



واجد علی شاہ

۲۶ صفر ۱۲۳۲ ہجری مطابق شہید ۱۰۱ء کو اورنگ نشین ضلع ہوا تارخ جلوس



شہ عدل پرور سلیمان چشم بہ قرون رتبہ تخت شاہی نمود بہ زمک ملک این صدا  
شد بلند + ملک رونق تاج شاہی نمود + جو کہ یہ بادشاہ عین شباب میں تخت حکومت  
بسیما تقاضای شباب سے طبیعت مائل عیش و نشاط ہوئی صحبت گانی بجائے اور  
طوالت اور حیرانی کی گرم ہوئی دوم دہائی خوشامدی دولہ و نواب کی خطاب سے مخاطب  
ہوئی لاکھوں روپیہ اس یاست سی پیدا کر کی مال مال ہو گئی۔ اس بادشاہ نے علم متونی  
بہت استعداد پیدا کے ناجنی گانی کے شوق کو کمال پر پہنچایا۔ علاوہ عیش دوستے  
اور اتحاد پسندی اور تعلقات کی اس بادشاہ کو کچھ مرض مالخولیا وغیرہ ہی تھا۔ باہنہ  
اوصاف یہ بادشاہ بھرا اپنے عورتوں کا محی و متاعی کے کسے دوسرے عورت نامحرم سے  
معارضت نہیں کرتا تھا اور نماز پنجگانہ و تلاوت قصدا نہیں ہوتے تھے اور باوجود اس حال  
و شہمت اور شباب کی نخوت و غرور کا نام نہ تھا کہ یہ کسے اونے کو گالی تک نہیں دی۔  
طبیعت بہت رسا ہی عدل کا یہ حال تھا کہ صندوق عوایض مستفیضان خود کھول کر  
حکم مناسب اپنی ماتہ سے عرضیوں پر لکھتا تھا۔ قواعد فوج سوار و پیادہ کی خود لیتا  
اور فوج کو سکھاتا تھا۔ اسکے عہد حکومت میں کئے باتین خلافت نثار سرکار انگریزی  
ظہور میں آئیں۔ نواب امین الدولہ کا بیٹا مولوی امیر علی صاحب کا شہید ہونا  
ہو مان گڈ ہے بردنگہ و ناد علاوہ ازیں خود بندہ عیش و نشاط۔ غرض ایسی سی  
باتوں کے رپوٹ گورنمنٹ میں ہوئی وہاں سے ہدایت لکھی آئی کہ بردہ غفلت کا  
اوٹھاؤ ہوش میں آؤ ملک کا انتظام اچھی طرح کرو ورنہ بہتر ہو گا۔ اسنے دوبرس  
جہلت چاہے دوبرس کیا کئے برس یہاں زیادہ گزر گئے اور کچھ انتظام عمل میں نہ آیا  
آٹھ کار ۱۸۵۶ء فوراً حکم گورنمنٹ ہند کے سپاہ جوار گورہ و ہندوستان  
نے کانپور سے آکر لکھنؤ کا محاصرہ کر لیا اور جنرل اور ٹرام صاحب نے دولت سرکار  
سلطانی پر جا کر بادشاہ کو منشا حکم سرکاری اطلاع دی بادشاہ نے مصلحتاً حکم سرکار کو  
تسلیم کیا اور اسی وقت احکام اپنی قلمرو میں جاری کئے کہ آجکی تاریخ سے اس ملک پر



نصیب سرکار انگلشیہ کا ہوا۔ اس خبر کی سنی سی تمام ملک میں ہلکے پڑا لیا حصہ ص مملکت بن  
 کہ ہم مجیکیا حشر بر با ہو گیا بادشاہ کو بہ تقرری ایک لاکھ روپیہ ماسوار کلکتہ میں رہنی کا حکم ہوا جنہ  
 اسریشال سلیم کو معہ متعلقین داخل کلکتہ ہوا۔ دامن کی اللہ واجد علی شاہ اور مرزا سکندر  
 اور مرزا ولیعہد بہادر معہ صبح الدین صاحب دہلی ہتھائے و آگہ ہشت سلطنت کی سوار چانہ  
 روانہ لندن ہوئی بیوز کو ہر مقصود ہاتھ نہ آیا نہ کہ انش فساد بغاوت افواج سرکاری مشغول ہو  
 اس عرصہ میں والدہ بادشاہ اور مرزا سکندر حشمت کا ملک پورب میں انتقال ہو گیا۔ ولیعہد  
 حسب اطلب بادشاہ واپس کلکتہ میں آیا۔ بہاہ جون ششہ اع ملک ادوہ میں ہی فوج سرکار  
 فی بغاوت اختیار کر کے تاریخ ۱۲ ذیقعد ۱۲۸۰ ہجری برہمیں ~~مرد~~ سر حسن کو اپنا بادشا  
 دار و یک تخت حکومت لکھنؤ پر بیٹھایا اور شرف اللہ محمد ابراہیم خان کو نائب بنایا اور اکثر  
 احرار کو خدمتین ہوئیں ناظم و چکلہ دار بدستور قائم ہوئی غرض آہٹہ نو مہینی فوج سرکار  
 انگریزی ہی مقابلہ رہا برہمیں قدر کی مان فی اس معرکہ میں خوب داو شجاعت دی۔  
 اوس زمانہ میں شہر لکھنؤ کا عجب حال تھا کہ تمام رعیت چہ امیر و چہ فقیر گہر بار چوڑک  
 بخوف جان بہ یک بینی و دو گوش بی سامان خانہ بدوش ہو کر جنگل اور بیروجات میں  
 چلی گئے اس سبب شہر خوب لوٹا گیا غرض کہ ۹ مہینی ۱۸ دن برہمیں قدر کی مان  
 لکھنؤ کے سلطنت میں حکمرانی کر کے کنارہ کر گئے۔ حامدی الاول ششہ ہجری  
 صاحبان انگریز کا عمل دخل بدستور ہو گیا امیر سرکشان ناما قبت انگلشیہ کا  
 سنگ سزا سے چور ہو گیا۔ چنانچہ اب سرکار انگریزی اس ملک پر قابض اور  
 متصرف ہی اور واجد علی شاہ کو ایک لاکھ روپیہ ماسوار معہ متعلقین کی اس سرکار

فی الاقتراری متناسبہ فقط +

تست بانخیر و العافیت +

تاریخ طبع مرآت الاشباه نتیجه فکر سیام محمد بن ظفر حسن صاحب مظهر عرف  
عنایت آلهی توطن بکندره را و ضلع علی گڑه

بحالات شهبان بادیده خود	دلا بین نسخ و عمده شده طبع
بدیه بحال طبع مظهر	گوا این نسخه عمده شده طبع

نتیجه طبع ذکا سید جمعیت علی صاحب ساکن گڑه بکشی ضلع

ارضی خان کرد چون در طبع خود تمام	بر طبع نسخ عالی شهبان بنده
سند تاریخ طبیش ای برشته فی البدیه	طبع گردید کن بسطاب زیبا

قطعات تاریخ طبع از نتائج افکار ناظم بی بدل ناشر بی مثل امید  
خیر و فلاح محمد صادق صاحب بداح مقیم بکندره را و ضلع علی گڑه  
تلمیذ یا تمیز نظم الدوله دبیر الملک اباسد خان بهادر نظام جنگ

شده طبع در مطبع ارضی خان	کتابی بحالات شامان دمی
رقم کرده بداح تاریخ طبیش	کوه طبع گردیده مرآت اشباه

شده انجری

ایضا

در مطبع جو مطبوع شده عمده کتابی	باطر خوش السلوب بزیابی مضمون
بداح رقم کرده جیه تاریخ خجسته	مطبوع شده نسخه با زیبایان

شده ۸۵

خوش و خوش کتاب پرزینت  
گفت مشاطه حسنہ تاریخ

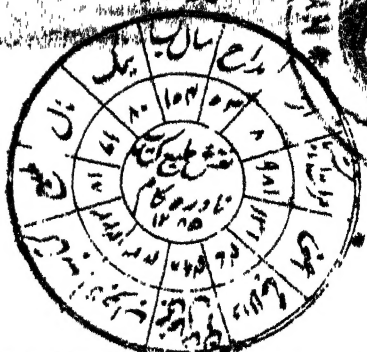
شماره ۱۲۵

## طریق استخراج تاریخ از دایره

واضح ہو کہ دایرہ ہی و طریق پر تاریخ سال طبع حاصل ہوگی ہی طاق و حجت طاق بن جن خانہ بی بی ہوا  
تین خواہ پنج یا اسی یا دہ خانہ شمار کرو تا مبداء جب ہر چوگی اعداد خانہ لینی ہوی سی سس مطلوب ہو  
مثلاً خانہ آغاز سی گنا اول اوسی خانہ کی ۱۵۲ لکھو پیرا س سی ایک و تین گنا خانہ مال ہوا  
ایک کی ۱۰ عدد لینی پیرا س سی ایک و تین گنا خانہ کتاب ملا ۲۳ عدد پانی سپطر خانہ بی بی حال  
۹۸ کا اور آتھی ۱۳۱ کا اور آڑ ۸ کا ہی کل کی میزان دسی ۱۲۰ ہجری موجودی  
اب لہجی حجت کا حساب یعنی دو یا چار خواہ زیادہ اوسی خانہ آغاز دسی ایک و گنا خانہ یک آتہ آیا  
جسکے ۸۰ عدد بن شمار حجت میں جس خانہ سی گنتی آغاز کیجائی مثل شمار طاق اوس خانہ کی عدد  
بنیں یعنی چنانچہ خانہ نیک کی الگی خانہ سی ایک و گنا خانہ طبع ۸۱ کی عدد کا موجودی اسپطر خانہ  
الحجاب ۲۳ عدد کا ۱۰ و الا جاء ۱۰ کی عدد کا مرات الاشباہ ۹۸۱ عدد کا مباح ۳۰ عدد کا  
کو جمع کیا سی ۱۲۰ سال طبع حاصل ی فتنہ اور مصرعہ سطر دائرہ شی ۱۲۵ ہجری پیدا ہوتی ہیں

## استہار

واضح ہو کہ یہ کتاب مولفہ من محمدان کچھڑ  
محمد رقصی خان بہتم مطبع مرتضوی دہلی کی  
کوئی صاحب بغیر اجازت بندہ کی طبع نفاذ ہیں



مطبع مرتضوی دہلی محمد رقصی خان دہلی محمد رقصی خان کی اہتمام سے